صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چارشنبہ مورخہ 09 اکتوبر 2024ء بمطابق 05 ربیع الثانی 1446 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ ۚ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O یَسۡـَٔلُہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O سَنَفۡرُغُ لَکُمۡ اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ ۚ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟ زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں سب اپنی حاجتیں اسی سے مانگ رہے ہیں۔ ہر آن وہ نئی شان میں ہے، پس اے جن و انس، تم اپنے رب کی کن کن صفات حمیدہ کو جھٹلاؤ گے۔ اے زمین کے بھوجو، عنقریب ہم تم سے باز پرس کرنے کے لئے فارغ ہوئے جاتے ہیں۔ (پھر دیکھ لیں گے) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاتے ہو۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

Mr. Adnan Khan: Point of Order.

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Leave applications لے لوں، پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب شاہ ابو تراب خان بنگش صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عبدالکبیر خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب حمید الرحمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اختر خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، ارباب محمد وسیم خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ظاہر خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میں اس معزز ایوان میں جناب ساجد خان صاحب، ایم این اے اور جناب زبیر خان وزیر صاحب، ایم این اے کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی عدنان خان! آپ کچھ کہہ رہے تھے۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! یہ ہماری معزز خواتین۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مجھے بھی دکھا دیں، یہ کیا ہے؟

جناب عدنان خان: یہ دکھا دیں سپیکر صاحب کو بھی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس پر بات کرتے ہیں، آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا جی۔

نکتہ اعتراض

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب! بہت ہی معذرت کے ساتھ، کل مجھے معزز ممبران کہتے رہے کہ آپ نے غصہ کیا ہے، میں نے غصہ نہیں کیا ہے کیونکہ یہاں پہ ہاؤس میں آئے روز رولز بلڈوز ہوتے رہتے ہیں تو سر، میں آپ کو Rule 24 اور 31 کا حوالہ دیتا ہوں، ان کے تحت During Questions` Hour آپ Suspend نہیں کر سکتے ہیں، یہ سپیکر صاحب، آپ کا Prerogative نہیں ہے، آپ نہیں کر سکتے ہیں، کل جو ہوا ہے، کل بھی جو اجلاس ہوا ہے سر، یہ میں باتیں ریکارڈ کے اوپر لانا چاہتا ہوں، وہ بھی غیر قانونی تھا اور آج بھی یہ جو Sitting جاری

ہے، یہ بھی غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔یہاں پہ آپ بات کرتے ہیںRule of lawکی اور رولز کی بات کرتے ہیں اور یہاں پہ رولز آئے روز بلڈوز ہوتے رہتے ہیں۔ ایسا ایجنڈا سیکرٹری صاحب بنا ہی نہیں سکتے ہیں جس میں کوئسچنز آور ہی نہ ہو۔ سر! آپ رولز پڑھ لیں، اسمبلی کے رولز ہمارے سب کے لئے ہیں، آپ وہ کہاوت نہ بنائیں جو کہتے ہیں.Rules are for fools, we make the rules let the fools to follow them (تالیاں) یہ اسمبلی ہے، یہ معزز ایوان ہے، اس میں ایسی کارروائی نہیں چلے گی۔ میں کل اسی کے اوپر غصہ ہو رہا تھا، یہاں پہ بدر منیر آ جاتا ہے اور ڈائیلاگ بول کر چلا جاتا ہے اور ہمارے کوئسچنز آور کو، ہمارے Important agenda کو وہ سبوتاژ کر دیتا ہے۔ ایسے سیشن میں ہم آپ کو بار ہا آپ کو یہ یاد دہانی کروائیں گے کہ آپ رولز کو Violate کر رہے ہیں۔ سپیکر صاحب! یہ آپ کا عملہ بیٹھا ہوا ہے، پچھلا بھی جتنا سیشن چلا ہے، میں نے اس وقت بھی آپ کو کہا تھا کہ ہم چالیسواں آپ کے ساتھ منائیں گے لیکن وہ بھی غیر قانونی اجلاس ہوتے رہے ہیں، یہ میں ریکارڈ پہ لا رہا ہوں اور آپ چیک کر لیں رولز کو کہ جتنے بھی وہ اجلاس ہوئے ہیں، وہ چالیسواں ہم نے گزارا ہے لیکن وہ ہم نے غیر قانونی گزارا ہے۔ ایک حد ہوتی ہے، ایکLimitہوتی ہے، سات مہینے گزر گئے ہیں، ہم یہاں پہ صرف یہ رونا رو رہے ہیں باقی صوبہ جو ہے وہ جہاں پہ ہے، اس سے پیچھے کی طرف جا رہا ہے، آگے کوئی ترقی نہیں ہو رہی ہے، آگے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے، آٹھ مہینے سے ہم صرف تقریریں کر رہے ہیں، وہ کس وجہ سے ؟ اپنے ہی اعمال کی وجہ سے۔ میں سر، ایجنڈے پہ، آپ نے جو کل ایجنڈا ایشو کیا ہے، وہ بھی رولز کے خلاف ہے۔ میں بار بار یہی کہہ رہا ہوں، وہ رولز کے خلاف ہے کیونکہ کوئسچنز آور جس ایجنڈے میں نہیں ہو گا وہ رولز کے خلاف ہی ہو گا۔ دوسری بات سر، یہ ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس میں، آپ پڑھ لیں، بے شک چیک کر لیں جو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عدنان خان! ہم دیکھتے ہیں، اجلاس کوئی بھی جب ہو جائے تو وہ غیر قانونی نہیں ہوتا مگر آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب عدنان خان</u>: جی سر، آپ دیکھ لیں، رولز کے خلاف ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ جو پوائنٹس اٹھا رہے ہیں، ابھی ہم انہیں چیک کر لیتے ہیں، اگر وہ ٹھیک ہوئے تو ہم ان کو ٹھیک کر دیں گے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

<u>جناب عدنان خان</u>: ٹھیک ہے سر۔ سر، میں آتا ہوں ابھیImportantاس کے اوپر، خیبر پختونخوا ہاؤس۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: سر! ایک منٹ ناں، پہلے اس کو دیکھ لیں تاکہ پھر ساتھ ساتھ بات آگے ہوتی رہے ناں۔

<u>جناب عدنان خان</u>: سر، اس کے بعد پھر میں آپ کوRule 20کا بھی حوالہ دیتا ہوں، پھر 73 کا بھی حوالہ دیتا ہوں، وہ بھی آپ پڑھ لیں کہ اس میں جب کوئسچنز آور شروع ہو، اس میں اگر ممبر ایک موشنMoveکر دے تو وہ موشن جو ہے سر، آپ یہ کوئسچنز آور بلڈوز نہیں کر سکتے، وہ ممبران کی کثرت رائے سے وہ بلڈوز ہو سکتے ہیں، وہ فیصلہ کریں گے کہ ہاں ٹھیک ہے، یہ موشن جو ہےAdmissibleہے، سپیکر صاحب! آپ نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں گنجائش ہے عدنان خان، تو گنجائش کاAdvantageتو ہمیں ہی ہے ناں۔

<u>جناب عدنان خان</u>: نہیں سر، نہیں ہے گنجائش۔

جناب سپیکر: سنیں ناں، یہ کیا لکھا ہوا ہے؟ آپ پڑھ لیں 31-----۔

جناب عدنان خان: سر! آپ Rule 20 بھی پڑھ لیں سر، آپ-----۔

Mr. Speaker: Rule 31.

جناب عدنان خان: ٹھیک ہے سر، پڑھ لیں سر۔

جناب سپیکر: "Except as otherwise provided in these rules" ٹھیک ہے ناں جی، تو یہ چھوٹا سا Sentence جو ہے ناں، یہ Leverage provide کرتا ہے۔

جناب عدنان خان: نہیں سر، آپ Rule 20 میں سر، آپ Clause (3) (b) پہ آ جائیں، وہ بھی سر، دیکھ لیں کوئسچنز آور میں سر، کوئسچنز آور جب اناؤنس ہو جائے سر، آپ کی Prerogative نہیں ہے، آپ اس کو بلڈوز نہیں کر سکتے سر۔ سر! آپ اس معزز ایوان سے پوچھیں گے کہ اس ممبر نے، اس منسٹر نے یہ موشن Move کر دی ہے، اس موشن کے اوپر آپ نے ان کی رائے لینی ہے۔ ہاں، اگر رائے آ جائے کوئسچنز آور کے بعد، پھر آپ اس کو لے سکتے ہیں۔ Rule 73 بھی سر، پڑھ لیں آپ۔

جناب سپیکر: کون پڑھے گا، آپ پڑھیں گے۔

جناب احمد کنڈی: سر! میں کچھ بات کروں گا اس پر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، کنڈی صاحب کا مائیک On کر دیں۔

جناب احمد کنڈی: سر! جو میری Understating ہے، اگر ایک دفعہ کوئسچنز آور شروع ہے جو کہ کل شروع تھا اور اس دوران کوئسچنز آور اگر آپ اس کو پورا نہیں کرتے تو That is the violation of the rules, that is the violation جو عدنان خان بات کر رہے ہیں کہ ہر سیشن میں کوئسچنز آور نہیں، وہ آپ کا Prerogative ہے کہ اگر آپ کسی سیشن میں Questions / Answers کو Skip کرنا چاہتے ہیں اور اس کو آپ Defer کرتے ہیں یا Suspend کرتے ہیں That is prerogative of the Chair جبکہ جو کل ہوا، ہم بھی اسی بات پہ خاموش ہوئے احتراماً کیونکہ ہم ہر وقت کہتے ہیں یہ Chair ہمیں بڑی عزیز ہے، جو احتراماً آپ نے بھی لیڈر آف دی ہاؤس کو موقع دیا اور ہم نے بھی اس میں خلل نہیں ڈالا، تو ہم سمجھتے تھے جو Questions /Answers کے دوران کوئی بھی بات نہیں کر سکتا چاہے وہ کوئی بھی شخصیت ہو، جب تک وہ پورا نہیں ہوتا، اس لئے ہم ان بھائیوں کو کہتے ہیں، خدارا کچھ تھوڑا سا چیزوں کا خیال رکھیں، ضروری نہیں ہے کہ ہر بات پہ ہم اٹھیں، ہمیں اچھا نہیں لگتا، آپ کا لیڈر آف دی ہاؤس کھڑا ہو، ہم اس وقت Criticize کریں اور آپ کو کہیں بھئی بیٹھ جاؤ، تو وہ ہمیں بھی مناسب نہیں لگتا لیکن چلیں ایک دفعہ ہو دو دفعہ ہو، زیادہ نہیں ہونا چاہیئے، ہماری گزارش یہی ہے آپ سے، شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی، Point pleaded آگے چلیں۔ مائیک تو On کریں عدنان خان کا۔

جناب عدنان خان: تو میں صرف کل کی Clarification دے رہا تھا کہ ہم بڑے جو ہے ناں شریف لوگ ہیں لیکن جب ہماری شرافت کو چھیڑا جاتا ہے تو پھر ہم سر، شرافت سے نکل جاتے ہیں۔ اللہ معافی کرے، ہم وہی شریف لوگ ہیں ان شاء اللہ، یہ معزز ممبران ہمارے معزز ممبران ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ہمیں یقین دلا رہے ہیں اس بات کا؟

جناب عدنان خان: نہیں سر، آپ کو میں پختونخواہاؤس میں جو ہوا ہے اور ہمارے معزز ممبران کو وہاں پہ جسمانی ریمانڈ پر رکھا گیا ہے، ہمارے جو ملک لیاقت صاحب ہیں، انور زیب صاحب ہیں، ہم اس کی پرزور مذمت بھی کرتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں (تالیاں) کہ ہمارے بھائی ہیں، یہ ہمارے ممبران ہیں اور جو بھی ہوا ہے وہاں پہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، وہاں پہ اسلام آباد میں جو بھی ہوا ہے خیبر پختونخواہاؤس میں، یہ ہماری عزت کے اوپر انہوں نے دھاوا بولا ہوا ہے، اس کے لئے Already کمیٹی بنی ہوئی ہے، ان شاء اللہ اس کے اوپر جتنی بھی Recommendation دینا ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم نے اپنی عزت کی خاطر، اپنی عزت کی لاج رکھنے کے لئے ان شاء اللہ ہم نے اس کا پوچھنا بھی ہے اور ہم ان شاء اللہ آپ کے ساتھ اس پر ہر طریقے سے کھڑے ہیں۔

(تالیاں)

خیبر پختونخواہاؤس اسلام آباد پر اسلام آباد پولیس کا مبینہ چھاپہ

جناب عدنان خان: دوسری بات یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی بات تو ہو رہی ہے لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں کہ کل ہمارے معزز لیڈر آف دی ہاؤس نے فلور آف دی ہاؤس، یہ شکر ہے Admit کر دیا ہے، چالیس دن تک تو ہم ماتم مناتے رہے کہ IW ہے، MI ہے، فلاں ہے ڈھمکانا ہے، یہ ہوا ہے وہ ہوا ہے لیکن شکر ہے وہ خود اپنے بیان میں کہہ چکا ہے کہ "پاک فوج زندہ باد"، (تالیاں) یہ بھی بڑی خوشی والی بات ہے کہ چالیس دن ہم رونا روتے رہے ہم "ویرے بے" کے (ہنستے ہوئے) وہ روتے رہے اور یہاں پہ شکر ہے اس نے پاک فوج کا زندہ باد کا نعرہ لگا دیا، خیر ہے کوئی بات نہیں ہے، آگے جائیں تو ہم کہتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ نے بربریت فسطائیت کی انتہا کر دی، بالکل ہم مانتے ہیں، اس نے خیبر پختونخواہاؤس میں جتنے بھی ملازمین ہیں، ان کے گھروں میں ہماری وہاں پہ بہنیں بھی، مائیں بیٹیاں جو بھی وہاں پہ تھیں، لیڈیز پولیس کے ذریعے انہوں نے وہاں پہ Search کی ہے لیکن یہ جو ٹوپی ڈرامہ چل رہا تھا، "علی نقوی بھائی بھائی" تھا تو ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ اتنی Search ہوئی ہے، اتنی مشینری ہماری فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بھی ہے، اتنے وسائل ہیں، اتنی جو ہے وہ نشاندہی کر لیتے ہیں، وہ ہمیں یہ بتا دیتے ہیں کہ دہشتگرد آپ کے گھر کے سامنے سے موٹر سائیکل پہ گزر گیا ہے لیکن پورے صوبے کا چیف منسٹر غائب ہوتا ہے اور اس کا اتہ پتہ نہیں چلتا ہے، اتنی زیادہ اسٹیبلشمنٹ اس کے ساتھ ہوتی ہے، اتنے زیادہ سپیشل برانچ والے ہوتے ہیں، پولیس والے ہوتے ہیں، اتنے زیادہ نوکر چاکر ہوتے ہیں، سو سو گاڑیوں کا قافلہ جا رہا ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے، دوسری مرتبہ ہمارا سر ہماری آنکھیں شرم سے جھک گئیں کہ ہمارا چیف منسٹر جو ہے ناں وہ اغواء ہو چکا

ہے، وہ غائب ہو چکا ہے اور یہاں پہ ان کا نمائندہ وہ میں اس لئے "علی نقوی بھائی بھائی" کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں پہ نقوی بیٹھا ہوا ہے، یہاں پہ بیر سٹر سیف بیٹھا ہوا ہے، میرے ان معزز ممبران میں کوئی اہل نہیں ہے کہ وہ یہاں پہ بیان دے دیتا ہے کہ ہمارا چیف منسٹر سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے، وہ کس کے بندے ہیں، وہ کس نے بٹھائے ہوئے ہیں؟ ہمارا جب وزیر خزانہ یہاں کراچی سے آتا ہے اور ہمارے صوبے کے خزانے کو چلاتا ہے، میں ابھی Constitutional points پہ بھی آؤں گا، تو یہ باتیں میرے معزز ممبران کے لئے باعث سبق آموز ہیں، میں غلط الفاظ نہیں بولوں گا کہ خدارا آپ لوگ بے شک بار بار کھڑے ہوتے جائیں لیکن آپ کے وزیر اعلیٰ کی جو شخصیت ہے، اس کے اوپر Question mark آ چکا ہے، ہم سپورٹ کرتے ہیں، ہمارا وزیر اعلیٰ ہے، اگر وہ گرفتاری دے دیتا، اگر وہ گرفتاری دے دیتا تو اس کا جو شملا ہے وہ اوپر جا چکا ہوتا اور ہم اس کے ساتھ کھڑے ہوتے اور ہم اس کو چھڑانے کے لئے جاتے کیونکہ یہ جو ہتھکڑی ہے سر، یہ ہمارے بازوں کے لئے بنی ہوئی ہے، یہ مرد کے بازوں کے لئے ہے، وہ چوڑیاں نہیں ہیں، (تالیاں) اس کے لئے ہتھکڑی ہے، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ بھاگا کیوں ہے؟ اس کی وضاحت چیف منسٹر صاحب نے نہیں دی ہے کہ میں وہاں سے کیوں بھاگا اور پھر ہمیں کہتا ہے کہ یار لمبی لمبی نہ چھوڑیں، ہم جب گپ لگاتے ہیں آپس میں تو وہ کہتے ہیں وہ لمبی لمبی چھوڑتے ہیں ناں، وہ تو ہم کہتے ہیں تھوڑا سا کم بولا کریں، تو بارہ اضلاع اس نے گنوا دیئے، ہم کہتے ہیں تھوڑے کم ہو جائیں، ہم مان لیتے ہیں لیکن بارہ اضلاع بڑی لمبی باتیں ہیں، بڑی لمبی لمبی آپ نے چھوڑ دیں، چلو وہ آپ نے چھوڑ دی ہیں، وہ خیر ہے وہ آپ لوگوں کا اپنا وہ ہے، ہمارا ابھی وہ چیف منسٹر ہے، ہم مانتے ہیں، ہم فارم پینتالیس اور سینتالیس کی بات یہاں پہ نہیں کریں گے، وہ کہتے ہیں ڈگری ڈگری ہوتی ہے چاہے اصلی ہو، چاہے جعلی ہو، وہ تو اللہ خیر کرے۔ (تالیاں) ابھی میں اس پوائنٹ کے اوپر آ رہا ہوں۔ آئینی پوائنٹ ہے، سیکشن 245 آئین پاکستان میں لکھا ہوا ہے کہ Action in aid of civil power آپ سر، یہاں پہ رونا رو رہے ہیں لیکن خود آپ دیکھ لیں، پی ٹی ایم کا یہاں پہ جرگہ ہو رہا ہے اور اس کے اوپر ظلم اور بربریت اور فسطائیت کے جو پہاڑ توڑے گئے ہیں اور وہاں پہ مجھے تو کربلا کا منظر پیش ہو رہا ہے، وہاں پہ-----

<u>جناب سپیکر</u>: کیا یہ اپنا------

<u>جناب عدنان خان</u>: آپ کو میں سر، 245 آئین پاکستان کی Basic action in aid of civil power-----

<u>جناب سپیکر</u>: عدنان خان، یہ تو میرا خیال ہے پی ٹی ایم کو تو کالعدم جماعت قرار دے دیا گیا ہے۔

<u>جناب عدنان خان</u>: سر! وہ 11B کے تحت ہوا ہے وہ 11B جو سیکشن انہوں نے Terrorism Act کے تحت اس کو کیا ہوا ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو Endorse کر دیا ہے، میرا خیال ہے ہائی کورٹ نے بھی Endorse کر دیا آج-----

جناب عدنان خان: نہیں سر، سر! کچھ باتیں فلور آف دی ہاؤس آپ کے سامنے لا رہا ہوں، تو Rule 245 کو آپ پڑھ لیں، ایک منٹ صاحب اس میں لکھا ہوا ہے کہ جب بھی کوئی ملک کے اوپر Foreign aggression ہوتی ہے Foreign aggression یا War کا کوئی خطرہ ہوتا ہے تو اس میں فوج کو بلایا جاتا ہے، وہاں پہ جو اسلام آباد میں فوج کو بلایا گیا تھا فیڈرل میں، وہ بھی غلط تھا۔ میں کچھ پوائنٹس آپ کے Knowledge کے لئے لے رہا ہوں یہاں پہ بھی جو بلایا گیا ہے، وہ غلط ہے لیکن یہ کس نے بلایا ہے، یہ 245 کس نے کیا ہوا ہے؟ سر، یہ پچھلی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، اس کے اوپر ایک Lawyer گیا کیونکہ یہ Action in aid of civil power جو یہ سیکشن تھا، یہ صرف Tribal belt کے اوپر لاگو تھا، تو وکیل صاحبان عدالت گئے ہیں، انہوں نے ہائی کورٹ میں اس کو چیلنج کیا تو یہاں پہ ہمارے گورنر شاہ فرمان صاحب تھے، انہوں نے کہا چلو آپ کو گلہ ہے کہ یہ صرف فاٹا کے اوپر ہے، چلو میں اس کو پورے صوبے کے اوپر لگا لیتا ہوں، یہ باتیں ریکارڈ کے اوپر ہیں، تو انہوں نے آرڈیننس کے ذریعے یہ 245 جو سیکشن تھا، اس کو پورے خیبر پختونخوا کے اوپر لاگو کر دیا، ان کو کھلی چھوٹ دے دی گئی۔ آپ 9 مئی کی بات کر رہے ہیں، آپ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ IW نے یہ کیا، فلاں نے یہ کیا، یہ چھوٹ آپ نے دی ہوئی تھی Under Section 245 اور آپ کی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے اور شاہ فرمان صاحب نے اس کو جو ہے ناں ایکٹ کے ذریعے اس کو پورے خیبر پختونخوا کے اوپر لاگو کر دیا۔ پھر جو ہے وکیل صاحب بن گئے، 2019 کا مقدمہ ہے سر، ریکارڈ دیکھ لیں، یہاں پہ اگر اے جی صاحب بیٹھے ہوتے تو وہ آپ کو مقدمے کی تفصیلات بتا دیتے، 2019 میں وقار سیٹھ صاحب، اللہ اس کو جنت نصیب فرمائے، انہوں نے اور ہماری جو ایک جسٹس مسرت ہلالی صاحبہ ہیں سپریم کورٹ میں، ان کا فیصلہ آیا، انہوں نے کہا یہ غیر آئینی ہے اور غیر قانونی ہے اور اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے، اس کی تفصیلات میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں اور انہوں نے کہا جتنے بھی Internment centers ہیں ان کو بند ہونا چاہیئے اور جتنے بھی وہاں پہ لوگ قید ہیں، ان کے خلاف اگر مقدمہ ہے تو وہ سول کورٹ میں چلایا جائے اور اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے اور جو لوگ بے گناہ ہیں، ان کو ایک بانڈ کے ذریعے رہا کیا جائے، یہ ساری باتیں سر! ریکارڈ کے اوپر ہیں، انہوں نے یہ فیصلہ دے دیا، پھر آپ ہی کی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ سپریم کورٹ میں گئی اور اس کے اوپر Stay لے لیا اور پھر آپ رونا رو رہے ہیں یہاں پہ کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے، یہ Stay ریکارڈ کے اوپر سپریم کورٹ میں پڑا ہوا ہے اور آج تک اس کے لئے تاریخ نہیں لگ رہی ہے، باتیں تو ہم بہت سن رہے ہیں لیکن To the point بات کوئی بھی نہیں کرتا ہے، آئین اور قانون کی بات کوئی بھی نہیں کرتا ہے، ہمت بھی نہیں ہے اور جرات بھی نہیں ہے ان میں، میرے پشتون شہید ہوئے ہیں، آج تین لاشیں گری ہیں وہاں پہ اور تیرہ اور چودہ بندے زخمی ہوئے ہیں، کیا گناہ کیا ہوا ہے، وہاں پہ کیا گناہ ہوا ہے؟ ایک پشتون جرگہ کر رہا ہے، یہاں پہ ہم سارے پشتون نہیں بیٹھے ہوئے ہیں؟ مدینہ کی ریاست کی باتیں ہو رہی ہیں کہ مدینے کی ریاست ہم بنائیں گے، اذان ہوتی ہے، ہم یہاں پہ بیٹھے رہتے ہیں، نماز کی کوئی فکر ہی نہیں ہوتی ہے، اس طرح مدینہ کی ریاست بنتی ہے؟ صلح حدیبیہ پڑھ لیں، اگر آپ اسلام آباد کے اوپر چڑھائی کے لئے جا رہے تھے، آپ کی چڑھائی اسلام آباد کے اوپر ثابت ہے،

ہمارے غریب صوبے کے وہاں پہ 'ڈوزر'، ایمبولنس وغیرہ پنجاب حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ کے پاس قید میں پڑی ہوئی ہیں اور سینکڑوں درجنوں گاڑیاں ہماری وہاں پہ ہیں، اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے، یہ گاڑیاں اسلام آباد کس لئے گئی ہوئی تھیں؟ یہ پر امن احتجاج کے لئے گئی ہوئی تھیں کہ وہاں اسلام آباد کے اوپر حملہ آور ہونے کے لئے گئی ہوئی تھیں؟ میں اس معزز ایوان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے کی ملکیت ہیں اور آپ نے اور ہمارے صوبے کے ہر ممبر اور ہر منسٹر نے صوبے کے آئین کے مطابق حلف لیا ہوا ہے کہ اس کے وسائل جو ہیں وہ آئین اور قانون کے مطابق اپنے صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہم استعمال کریں گے لیکن یہ وسائل وہاں پر اسلام آباد میں دھرنے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ ہم پر امن دھرنے میں آپ کے ساتھ ہیں، اگر آپ پر امن دھرنا کریں گے، عمران خان صاحب کو رہا ہونا چاہیئے، میں نے پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس کہا ہے، اب بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ عمران خان کو جو بند کیا ہوا ہے، یہ بھی غیر قانونی ہے، اس کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہر طرح کی جدوجہد میں شامل ہیں لیکن اس طرح کی جدوجہد نہیں کہ میرے غریب صوبے کا جتنا بھی ساز و سامان ہے، اس کے ساتھ آپ کسی اور کے اوپر حملہ آور ہو جائیں، تو باقی باتیں نہیں، اور پھر وہاں سے آپ کہتے ہیں کہ میں نے ڈی چوک جانا ہے اور بھاگ کر خیبر پختونخوا ہاؤس میں پناہ لے لیں، اس طرح تو کام نہیں چلے گا۔ ہمیں تو قائد نے حکم دیا، ہمارے قائد مولانا فضل الرحمان صاحب کے لئے ہم نے اپنی گردنیں بھی حاضر کر دی ہیں، اپنے سر بھی قربان کر دیئے ہیں، آپ لوگ بھی تو کریں ناں، اپنے قائد کے لئے کریں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں، (تالیاں) ان شاء اللہ آپ کے قائد کی خاطر ہم بھی اپنی گردنیں اڑا دیں گے لیکن جب اس طرح کی فسطائیت ہو گی، لیکن ایک کو نسچن اور بھی پوچھنا چاہتا ہوں، مجھے یہ بھی ذرا بتا دیں کہ وہ وہاں پہ تو کھڈے کھودے ہوئے تھے، وہاں پر تو پتہ نہیں خاردار تاریں تھیں اور جو جو بھی تھا تو ہمارے چیف منسٹر کو راستہ کیسے ملا، وہ وہاں پر گئے کیسے؟ میرے یہ بھائی تو نہیں جا سکتے تھے، باقی وہ کارکن تو نہیں جا سکتے تھے اور ہمارے دبنگ وزیر اعلیٰ صاحب تو وہاں پر چلے گئے اور پھر وہاں سے ہوتے ہوئے پختونخوا ہاؤس بھی چلے گئے۔ یہ کچھ باتیں ایسی ہیں کہ یہ انسان کی سمجھ سے بالاتر ہیں، اور یہ اس سے اپنے ورکرز کو، عوام کو اور پختونخوا کو کوئی ورغلا نہیں سکتا ہے، یہ ملے ہوئے ہیں۔ آج آپ کے ڈی سی صاحب نے ضلع خیبر میں کل سیکشن 144 نافذ کر دیا ہے، میرے ضلع بنوں میں، میرے حلقے میں کنٹینرز لگا کر دو سڑک اس کو بولتے ہیں آج بند کر دیا ہے، حکومت کس کی ہے؟ اگر آپ لوگ حکومت نہیں کر سکتے تو دے دیں استعفیٰ، چھوڑ دیں اور کہہ دیں کہ یار ہم نہیں کر سکتے، ہم اس کے اہل ہی نہیں ہیں (تالیاں) کیونکہ دفعہ 144 آپ کا ڈی سی لگا تا ہے۔ پچھلے ایک ہفتے سے MPO 3 کے تحت ضلع بنوں میں اور خصوصاً میرے حلقے کے غریب عوام کو، وہ بیچاری عورتیں ساتھ ہوتی ہیں، بیمار ہوتی ہیں، وہاں بنوں علاج کے لئے جاتی ہیں تو مرد کو اٹھا لیتے ہیں کہ آپ پی ٹی ایم میں ہیں اور 3 MPO کے تحت اندر بند کر دیتے ہیں، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے، تین سو کے قریب ان کو، MPO 3 کا آرڈر دستخط شدہ ڈی سی صاحب نے دیا ہے، ڈی سی صاحب جب آپ کی نہیں مانتا ہے تو پھر اگر ہم آپ کی نہیں مانیں یا ہم آپ کے خلاف باتیں کریں تو آپ چھوڑ دیں حکومت، کیا کر رہے ہیں؟ صوبے میں آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ کابینہ

بھی استعفیٰ دے دے، کابینہ والے کیوں خاموش بیٹھے ہوئے ہیں؟ ہمیں جواب دے دیں۔ جب ڈی سی صاحب کے اوپر آپ کی نہیں چلتی، یا تو مان لیں کہ ہم کر رہے ہیں، سینے پر ہاتھ رکھ لیں کہ یہ جو خیبر میں ہو رہا ہے پی ٹی ایم کے ساتھ، جہاں پر بھی ہو رہا ہے، ان کے اوپر جو پابندی لگی ہے Anti Terrorism Act کے تحت، وہ کل کی ہوئی ہے، اس کے لئے بھی رولز ہیں، رولز کے مطابق انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ کو اپیل کرنی ہے، Ninety days میں اس کا فیصلہ ہونا ہے، اس کے بعد ہائی کورٹ میں جانا ہے لیکن یہ جو میں سیکشن اور یہ چیزیں بتا رہا ہوں، یہ ویسے نہیں بتا رہا ہوں سپیکر صاحب! یہ ریکارڈ والی باتیں ہیں، یہ آئین اور قانون کی باتیں ہیں، آئین اور قانون کی طرف ہم ہیں تو ہم تو آئین اور قانون کی لڑائی لڑ رہے ہیں، ہم تو فسطائیت کی لڑائی نہیں لڑ رہے ہیں لیکن یہ جو ہو رہا ہے، یا تو اس کو Own کر دیں، اس کو Own کر دیں کہ یہ بالکل ہماری گورنمنٹ ہی کر رہی ہے اور ہماری حکومت ہی کر رہی ہے یا کہہ دیں کہ ہم بے بس ہیں، تو پھر استعفیٰ ہی دے دیں، چھوڑ دیں ہماری جانیں، اس طرح تو سر، نہیں چلے گا، حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے۔ یہ غلط کر دیا آپ نے۔ میں نے حدیث شریف کا حوالہ دیا ہے تو اس میں منافق کی تین نشانیاں بتائی گئی ہیں، بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب عہد کرتا ہے تو عہد توڑتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے، یہ تین Qualities ہیں، میں معزز ایوان کی وساطت سے اور اس میڈیا کی وساطت سے پی ٹی آئی کے ورکرز سے بھی پوچھتا ہوں کہ آپ کے وزیر اعلیٰ کل جو کہہ رہے تھے، کل جو بیان کر رہے تھے، وہ ان تینوں اس میں اگر Follow کرتے ہیں تو آپ خود ہی اس کا مقصد نکال لیں، خود ہی اپنا فیصلہ کر دیں، میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ جو باتیں کہی ہیں، کم از کم میں تو As a معزز شہری وہ نہیں مان سکتا ہوں۔ خیبر کا میں نے کہہ دیا ہے کیونکہ آج جو ہو رہا ہے اس صوبے کے ساتھ، جو اجلاس میں ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اور مجھے غصہ اس چیز کا چڑھتا ہے، باقی نہیں ہے۔ اجلاس کی کارروائی صحیح چلائیں لیکن آپ ایک کام کرتے بھی ہیں اور پھر ایک ہاتھ سے پتھر بھی پھینک دیتے ہیں اور ہاتھ پیچھے کر لیتے ہیں کہ یار! میں نے تو پتھر نہیں مارا ہے، تو پشتونوں کو آپ مروا بھی رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یار! مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے، کیا کیا نہیں ہوا ہے، جب آپ نہیں کر سکتے ہو اور کر بھی نہیں سکتے ہیں، اتنا مجھے یقین ہے، میں یقین سے کہتا ہوں، یہ ساری صرف فلور آف دی ہاؤس باتیں ہیں، Practically آپ کچھ نہیں کر سکتے تو میں کہتا ہوں، خدارا ہماری جان چھوڑ دیں، پشتونوں کی جان چھوڑ دیں، اس صوبے کی جان چھوڑ دیں، چلو ہم چلتے ہیں یار، اکٹھے خان صاحب کو چھڑانے کے لئے ہم ساتھ چلتے ہیں، آپ کے خان صاحب کو ان شاء اللہ ہم چھڑائیں گے، ہم ساتھ چلیں گے ان شاء اللہ لیکن خدارا یہ ظلم اور بربریت تو یہاں پر تو نہ کریں، دل کے اوپر کافی بوجھ ہے، کل سے سر، میرے دل کے اوپر کافی بوجھ ہے، اسمبلی ممبران کے ساتھ، جو معزز ممبران ہیں ہمارے، ان کے ساتھ جب سی ایم صاحب ایک وعدہ کرتے ہیں، میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں، اگر وہ سامنے ہوتے تو میں بتا دیتا، وعدہ جو ہے وہ پورا نہیں کرتے ہیں، میں اس لئے یہ کہتا ہوں کہ منافق کی تین نشانیاں ہوتی ہیں۔ احسان اللہ خان صاحب آج یہاں پر نہیں ہیں، انہوں نے کچھ باتیں کہی تھیں لیکن میں نے تو حدیث

شریف کا حوالہ دیا، باقی میں کچھ نہیں کہتا ہوں، لوگوں کے ساتھ وعدے ہوئے ہیں لیکن وعدے انہوں نے پورے نہیں کئے ہیں، اپنے ممبران کے ساتھ نہیں کئے ہیں، ہمارا چھوڑ دیں، ہماری تو خیر ہے فکر ہی نہ کریں، اللہ ہی ہمارا والی وارث ہے۔ باتیں بہت زیادہ ہیں، میں معزز ایوان میں اپنے ممبران کی بھی وہ سنوں گا لیکن سر! یہ مدینے کی ریاست والی باتیں جو ہیں، اس میں تو صلح حدیبیہ بھی تھا کہ حضور ﷺ جب احرام باندھ کر مکہ عمرہ کرنے کے لئے جارہے تھے لیکن وہاں پر جب معاہدہ ہوگیا صلح حدیبیہ کے نام پر، احرام واپس کھول کر پھر واپس ہو گئے، انہوں نے وہ پاس رکھا ہے، تو کہاں پہ ہے آپ کی مدینہ کی ریاست؟ یہاں پر تو دھمکیاں ہیں، یہاں پر تو اپوزیشن کی طرف اس طرح انگلیاں وہ کرتے ہیں کہ اپوزیشن جس طرح پتہ نہیں اپوزیشن نے بیڑا غرق کیا ہوا ہے، 92 کے قریب بندے آپ کے پاس ہیں Two-third majority ہے، آپ کو اور کیا چاہیئے؟ لیکن یہ میں ان لوگوں کو کہہ رہا ہوں جنہوں نے یہ میجارٹی دی ہے۔ یہاں پر میں دیکھ رہا ہوں، اس ایوان میں، یہاں پر اسٹامپ پیپر والے بہت زیادہ بیٹھے ہوئے ہیں، ایک دن وہ اسٹامپ پیپر میں سپیکر صاحب! آپ کو پھر دوں گا ان شاء اللہ، اسٹامپ پیپر والے بھی بہت زیادہ ہیں، ہمیں پتہ ہے بیس سے اوپر کے لوگ ہیں جنہوں نے اسٹامپ پیپرز بھر کر دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ فارم پینتالیس اور سینتالیس، یہاں پر فارم سینتالیس والے ہیں کیونکہ اسٹامپ پیپر والے ہیں، وہ ہمیں پتہ ہے ورنہ کھڑے ہو جائیں حلف دے دیں ناں، کل تو وزیر اعلیٰ کے لئے سارے کھڑے ہو رہے تھے، حلف دے رہے تھے کہ یہ ہے وہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے لیکن ان شاء اللہ سپیکر صاحب، وہ اسٹامپ پیپر آپ کے حوالے سے ان شاء اللہ اس ایوان میں آئے گا، یہ اس طرح چپکے سے نہیں چلے گا کہ چپ کر ڈر سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ یار! ہم پتہ نہیں اتنے جیالے ہیں، وہ بیچارہ عمران خان غریب کیا سوچتا ہوگا، مجھے تو قسم سے اس کے اوپر ترس آرہا ہے، وہ بڑے دل والا بندہ ہے، وہ وہاں پر جو بیٹھا ہوا ہے وہ بیچارہ اس آس میں بیٹھا ہوا ہے کہ میرے جو ورکرز ہیں، وہ ان شاء اللہ میرے لئے قانون کی جنگ لڑیں گے اور چھڑائیں گے اور یہاں پر اس کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں، یہ میں فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں، آپ کے یہ جو کرتوت ہیں، یہ جو حرکتیں ہیں، ان کی وجہ سے آپ کے قائد جو ہیں وہ دن بہ دن اندر ہوتے جارہے ہیں، آپ اپنے قائد کے ساتھ غداری کر رہے ہیں، آپ اس کے ساتھ وفاداری نہیں کر رہے ہیں اور یہ آپ کسی کے اشارے کے اوپر کر رہے ہیں۔ یہ باتیں میری فلور آف دی ہاؤس پہ ہیں، یہ ریکارڈ کر لیں، ان شاء اللہ ایک دن آئے گا کہ یہ باتیں جو ہیں ناں لوگ پھر اٹھائیں گے اور کہیں گے کہ عدنان خان نے یہ کہا تھا۔ ہمارے لئے سارے لیڈرز معزز ہیں، سارے لیڈرز محترم ہیں، ہم کسی کی بھی دل آزاری نہیں کریں گے، کسی لیڈر کو بھی برا بھلا نہیں کہیں گے لیکن جو اسٹامپ پیپر والے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، خدارا ان کو بھی کہتا ہوں اور یہاں پر جو صحیح بندے بیٹھے ہیں، صحیح بھی ہیں یا نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ صحیح بندے نہیں قربانی والے لوگ کافی زیادہ ہیں، وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں یہ کہتا ہوں، خدارا ان چالوں میں نہ پھنسیں، اپنے قائد کی فکر کریں، اپنے لیڈر کی فکر کریں اور اس کے لئے صحیح معنوں میں جدوجہد کریں اور آئینی راستہ اختیار کریں اور اس کو اس زندان سے نکال لیں جس میں وہ عقوبت خانے میں پڑا ہوا ہے اور اس کے ساتھ جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے، اس کے لئے اپنا ایک طریقہ کار ہے اور یہ طریقہ کار جو بتا

رہے ہیں، یہ کسی کے کہنے کے اوپر ہو رہا ہے، اس بیچارے کو پھنسانے کے لئے ہو رہا ہے۔ میں آپ کا سپیکر صاحب! بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ میرے بھائی بہت غصے میں بیٹھے ہوئے ہیں، پتہ نہیں کیا کیا نہیں کہیں گے، کیا نہیں کہیں گے؟۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: عدنان خان! دیکھیں ناں۔۔۔۔۔

<u>جناب عدنان خان</u>: سپیکر صاحب! ہم تو اجلاس میں Daily آتے ہیں آپ کی خاطر، اسمبلی کی خاطر، عوام کی خاطر، ہم نے اس اسمبلی کو چلانا ہے، ہم چلانے کے لئے آتے ہیں، آپ چاہے جو بھی باتیں کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ Appreciate تو کریں، آج تو ان ساروں نے کہا ہے کہ آپ مزید بولیں۔

<u>جناب عدنان خان</u>: سر! میں ان کو Appreciate کرتا ہوں، میں تو ان کو کہتا ہوں اگر آپ لوگوں میں دم نہیں ہے تو ان شاء اللہ ہم میں دم ہے، ہم ان شاء اللہ آپ کو Lead کریں گے، (تالیاں) ہم ان شاء اللہ آپ کو Lead کریں گے مرکز میں، یہ جو ہمارے ایم پی ایز کے لئے آپ نے پروڈکشن آرڈرز جاری کئے ہوئے ہیں، اگر اس کے اوپر وفاق عملدرآمد نہیں کرتا ہے تو ہم اپوزیشن والے ان شاء اللہ سر کی بازی لگائیں گے اور جائیں گے ان شاء اللہ، (تالیاں) ان شاء اللہ یہ احمد کنڈی ہمارے ساتھ ہوگا، ہمارے ساتھ اور اپنے پختو نخواہاؤس کی عزت کی بحالی کے لئے بھی ان شاء اللہ ہم اپوزیشن والے فرنٹ لائن پہ ہوں گے، پیچھے لائن پہ نہیں ہوں گے اور بھاگنے والے بھی نہیں ہوں گے، ہمیں آپ پھر دیکھیں گے ان شاء اللہ ہم نے بھی کافی دھرنے کئے ہوئے ہیں، ہم کافی Specialists ہیں اس چیز کے، ہم جان دینا بھی جانتے ہیں، ہم خون بہانا بھی جانتے ہیں، جان لینا نہیں جانتے ہیں، ہم جان لینا نہیں جانتے، جان دینا جانتے ہیں، خون بہانا جانتے ہیں، خون لینا نہیں جانتے کیونکہ ہم شریف لوگ ہیں اور امن پسند لوگ ہیں، ان شاء اللہ آئین اور قانون، ملک، وطن کی خاطر ہم ان شاء اللہ جان پہ کھیلیں گے لیکن ان شاء اللہ وتعالیٰ کسی کی جان لیں گے نہیں، کسی کو اذیت نہیں دیں گے (تالیاں) اور کسی کو نقصان نہیں دیں گے، باتیں بہت زیادہ ہیں اور ٹائم جو ہے ناں، ہمارے بھائی کہہ رہے ہیں کہ عدنان بولتے جائیں، اس طرح نہیں ہے آپ لوگ بھی بولیں گے اور مجھے خیبر کا جواب دیں گے اور پی ٹی ایم کے اوپر جو پابندی فیڈرل گورنمنٹ نے لگائی ہے، میں تو یہ کہتا ہوں سر، کہ Anti Terrorism Act کو آکر آپ پڑھ لیں، اس میں جناب سپیکر، وضاحت کے ساتھ ایک Organization اگر ہوتی ہے، اس کی اپنی ایک Definition ہے، اس میں پھر آپ 11B, C, D, E وغیرہ پہ آپ جائیں گے، اس میں اگر آپ دیکھ لیں غالباً 11E ہے۔ اس میں پھر وہ Definition آتی ہے Anti Terrorism Act کے اندر کہ آپ نے جب ایک Organization کے اوپر Ban لگانا ہے تو آپ کو پتہ نہیں یہ راتوں رات الہام ہو گیا کہ وہ اس طرح کی Activities میں (ملوث) ہیں؟ اس کے لئے ایک طریقہ کار ہوتا ہے، فیڈرل گورنمنٹ جو بھی کر رہی ہے وہ بہت غلط کر رہی ہے، میں اس کو سپورٹ نہیں کر رہا ہوں کیونکہ وہ بیچارے بھی پتہ نہیں اپنے اس میں نہیں ہیں جس طرح یہاں پہ بھی بیچارگی کا اظہار ہو رہا ہے، وہاں پہ بھی بیچارگی کا

اظہار ہو رہا ہے اور پتہ نہیں یہ گٹھ جوڑ کب تک چلے گا؟ اللہ خیر کرے، میرے خیال میں آپ یہاں پہ تو گٹھ جوڑ مہینے دو کی بات ہے، زیادہ نہیں ہے لیکن وہاں پہ جو ہے اللہ خیر کرے گا، تو یہ میں کہہ رہا ہوں Anti Terrorism Act اگر پڑھ لیں تو اس میں راتوں رات آپ ایک Organization کو Ban نہیں کر سکتے، وہاں پہ انہوں نے Section (11B) لگایا دیا ہے کہ اب ہم نے ان کو Anti Terrorism Act کے تحت Ban کر دیا ہے اور یہاں آپ کے ڈی سی صاحب جو ہیں وہ (144) Section نافذ کرتے ہیں اور وہاں پہ آپ کی پولیس جاتی ہے، پولیس کس کے Under ہے، پولیس ایکٹ 2017 آپ پڑھ لیں، پولیس کو آپ نے اگر Independence دی ہے، آج میرے خیال میں مجھے Information ملی ہے کہ آپ نے اس سے وہ لے لی ہے لیکن یہ اختیارات کس نے دیئے تھے 2017 میں ایکٹ کس نے پاس کیا تھا، میرے معزز ممبران کافی بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے پاس کیا تھا ناں، وہ درانی صاحب اللہ ان کو جنت نصیب فرمائے جو آئی جی صاحب تھے، اس وقت بھی ہم نے اعتراض کیا تھا، اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ یہ جو آپ لوگوں نے کارڈز کا گیم بنایا ہوا ہے، یہ کارڈز کے پتوں کے گھر ہیں اور یہ اس کی بنیادیں نہیں ہیں، یہ ایک دن زمین بوس ہو جائے گا اور آج آپ خود اپنا ہی ایکٹ بنا کر اس کو خود ہی زمین بوس کر رہے ہیں۔ تو میری یہ درخواست ہے کیبنٹ سے، حکومت سے کہ فوراً آپ کا جو Article (245), action in aid of civil power جو ہے وہ جو مقدمہ وہاں پہ سپریم کورٹ میں آپ لوگوں نے Stay لیا ہوا ہے، آپ کی حکومت نے Stay لیا ہوا ہے، اس کو فوراً واپس کر دیں اور 9 مئی کے لئے میں بار بار اپنے معزز ممبران کے لئے رو رہا ہوں، اپنے معزز لوگوں کے لئے رو رہا ہوں کہ آپ کے 9 مئی کے جتنے بھی مقدمے ہیں، ان میں آپ لوگ ملوث ہیں یا نہیں ہیں؟ اس کو تو کم از کم وہ ایف آئی آریں تو ختم کرا دیں، میں تو کہتے کہتے تھک چکا ہوں لیکن اس کے اوپر بھی آپ لوگ عمل نہیں کر رہے ہیں، یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں یار! ہم حکومت چلا رہے ہیں، اب مزے کس چیز کے لئے، یہی پوسٹنگ ٹرانسفر والی کہ عدنان کے ساتھ حلقے میں دو تین ٹیچرز اور پریزائڈنگ لگے ہوئے تھے، انہوں نے جعلی ووٹ Poll کرنے کے لئے آپ کے جو پی ٹی آئی کے امیدوار کو ناں کر دی تھی، اس کو انہوں نے ایبٹ آباد ٹرانسفر کر دیا، ہنگو ٹرانسفر کر دیا، یہ آپ کی حکمرانی ہے، اپنے لوگوں کو انصاف نہیں دے سکتے ہیں، آپ جو 9 مئی کے جتنے مقدمات ہیں، ان کو آپ ختم نہیں کر سکتے ہیں، آپ (245) Article کو ختم نہیں کر سکتے ہیں، صوبے کے اوپر آپ لوگوں نے جو آج جو بربریت ہو رہی ہے، یہ آپ لوگوں ہی کا جو قانون ہے اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے، تو آپ لوگ حکومت کس لئے کر رہے ہیں، مجھے تو یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ آپ اپنے پیسے بنانے کے لئے جیبیں بھرنے کے لئے کر رہے ہیں، بے ادبی معاف، یا پوسٹنگ ٹرانسفر کے لئے حکومت کر رہے ہیں، میں تو کہتا ہوں کہ آپ بہادری کا اور جرات کا مظاہرہ کریں، استعفیٰ دے دیں، ہم ساتھ ہیں آپ کے، کیونکہ فارم پینتالیس اور سینتالیس والا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور یہ پورا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا کیونکہ بار بار آپ کہتے ہیں کہ ہاں ہمارا مینڈیٹ چوری ہوا ہے، چلو یار! نکلتے ہیں میدان میں، پھر دیکھتے ہیں کیا بنتا ہے، کون وہاں سے آتا ہے کون وہاں سے نہیں آتا ہے اور کتنی آپ کی پتہ نہیں میجارٹی آئے گی؟ آخر میں میں معافی بھی چاہتا ہوں، اگر کچھ غلط باتیں ہوئی ہوں، میرا مقصد

قطعاً بھی کسی کی دل آزاری کرنا نہیں ہوتا ہے، میرا مقصد صرف اور صرف آپ لوگوں کے اندر وہ ضمیر کا ٹکڑا سا ہوتا ہے، اس کو صرف جگانا ہوتا ہے، باقی میں کچھ نہیں کہتا ہوں، میں صرف وہ آپ لوگوں کا وہ ٹکڑا صرف جگا تا ہوں کہ وہ صرف جاگ جائے اور آپ لوگوں میں تھوڑی سی وہ ہمت پیدا ہو جائے اور آپ اس صوبے کے عوام کی خاطر، اپنے کارکنوں کی خاطر تھوڑا سا سوچیں، ہمارا نہ سوچیں، ہمارا نہ سوچیں، ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے لیکن اپنا اور اپنے کارکنوں کے لئے تھوڑا سا سوچ لیں آپ۔ سپیکر صاحب! آپ کی بڑی نوازش کہ آپ نے اتنا ٹائم دیا مجھے، Thank you veryھ much اللہ حق ہے-----

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: نثار باز صاحب کا مائیک On کریں۔ شفیع جان صاحب، آج یہ ہم نے Decide کیا ہے، یہ چونکہ ان کے گلے بہت زیادہ بڑھ گئے تھے اور یہ بڑے شاکی تھے تو یہ پہلے بول لیں، جتنے بھی بولنا چاہتے ہیں تو پھر میں ٹریژری بنچز کی طرف آؤں گا۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، پہلے آپ سب کو بلواؤں گا آج، یہ On کر دیں ناں۔

<u>جناب عدنان خان</u>: سپیکر صاحب! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ سر! جب 2008 سے 2013 تک ہم یہاں پہ رہے ہیں، اس میں ایک ڈیکورم ہوتا تھا اسمبلی کا، اس ڈیکورم کے تحت یہ بات ہوتی تھی، جب چیف منسٹر صاحب آ جاتے تھے تو یہاں پہ اپوزیشن والے بولتے تھے، وہاں سے جواب آ تا تھا، وہ ٹھیک ہے لیکن جواب در جواب نہیں ہوتا تھا، اپوزیشن والے بول لیتے تھے، Last میں Last speech چیف منسٹر صاحب کی ہوتی تھی اور وہ بڑی ہوشیاری والی سپیچ ہوتی تھی لیکن یہاں پہ وہ ڈیکورم نہیں ہے، یہاں یہ سے بول لیتے ہیں، وہاں سے بول لیتے ہیں، حکومت پوائنٹس نوٹ کرے، ہم جو کہہ رہے ہیں، ہو سکتا ہے ہم غلط کہہ رہے ہوں، وہ پوائنٹ نوٹ کریں، وہ ہماری اصلاح کریں، اس طرح نہ ہو کہ ابھی میں نے بول دیا، وہاں سے جواب آ گیا، نہیں اپوزیشن کا حق بنتا ہے کہ وہ یہاں پہ بول لے، ابھی نثار باز صاحب جب بولیں گے لیکن ڈیکورم یہ ہوتا ہے کہ جب چیف منسٹر آ تا تھا اور وہ جو ہے جواب دیتا تھا۔

Thank you very much.

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، لائق خان! ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔ (ہنسی)

<u>جناب محمد نثار</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته مننه او شکریه ادا کومه چې په خلورمه ورځ مو دا موقع راکړه چې مونږه دلته خپل فکر او نظر د دې ریاست په موجوده فسطائیت باندې، د دوئ په دې کرتوتو باندې او په دې Day to day politics باندې کیږدو۔ زما نه مخکښې عدنان خان خبره اوکړله او ډیره

تفصیلی خبره ئې کړې ده، زه به ډیره مختصر خبره کومه۔ مونږ همیشه ډیر زیات د شرافت سیاست کړے دے او په تنظیم کښې مو دغه زدکړه کړې ده چې خبره په دلیل باندې کوؤ، په مکالمې باندې Believe ساتو، دا چا په دې ریاست کښې او خاصکر پختونخوا وطن کښې د پیغور په بنیاد باندې سیاست ولاړ دے او پیغورجنه لهجه استعمالیږی نو پیغور ورکول دا د ډیر کمزورو خلقو کار دے، سیاسی خلق، سنجیده خلق دا خپله خبره په دلائلو باندې ایږدی، په اصولو باندې ایږدی او بیا دا فورم او دا مجلس شوریٰ یا دا جرګه ما بار بار د دې ذکر کړے دے چې دا جرګه د دې د پاره ده چې دې پښتنو ته راپیښې مسئلې دی چې هغه مسئلې Point out کړی او په هغې باندې ډیبیټ اوشی او د هغې مسئلو حل رااویستلے شی۔ جناب سپیکر صاحب، اول خو چې کوم په پختونخوا هاؤس باندې رینجرز او پولیس کومه حمله کړې ده او د هغې ئې چې کومه بې توقیری کړې ده، د هغې حرمت ئې پامال کړے دے، د هغې بهرپور مذمت کوؤ ځکه چې پختونخوا هاؤس د پختونخوا د چیف ایګزیکټیو وزیر اعلیٰ صاحب ذاتی جاګیر او پراپرټی نه ده، دا د ټول وطن پختونخوا هاؤس دے، دا د هغې په عزت باندې ګزار شوے دے۔ بیا د بره نه فیډرل ګورنمنټ چې کوم دے هغه پختونخوا هاؤس Seal کړے دے چې دا هم د شرم او د افسوس خبره ده چې په کوم Reason او په کوم بنیاد باندې پختونخوا هاؤس چې کوم دے دا Seal کیږی، دا خو د پختونخوا ګورنمنټ او د پختونخوا د عوامو پراپرټی ده، نو دا په کوم بنیاد باندې دا هاؤس چې کوم دے Seal ئې کړو؟ ما په تیرو ورځو کښې دلته یو اشاره اوکړله، قبائلی اضلاع چې دا وخت د پختونخوا برخه ده Ex-FATA د هغوی د پاره یو هاؤس جوړ شوے دے، فاټا هاؤس ورته وئیلې کیږی، هغه فاټا هاؤس نن د صوبې د چیف ایګزیټیو په اختیار کښې نه دے، د دې صوبې د حکومت په اختیار کښې نه دے، وزیر قانون صاحب ناست دے، دوئ د د دې خبرې وضاحت اوکړی چې فاټا هاؤس چا چې کوم دے اسټیبلشمنټ او انټیلجنس ادارو ته Handover کړے دے او ورکړے دے ورته؟ دا خو د پختونخوا یا د قبائیلی اضلاع د عوامو په بجټ جوړ شوے دے او دا د دوئ پراپرټی ده، پکار دا ده چې صوبائی حکومت د هغې د پاره عملی اقدامات پورته کړی او دلته چې کوم دے وزیر قانون صاحب د هغې وضاحت اوکړی چې په کوم بنیاد باندې دا پختونخوا هاؤس سره نزدې فاټا هاؤس ورکړے شوے دے۔ راځم بنیادی مسئلې ته، نن په خیبر ضلع کښې کربلا وه، په خیبر ضلع کښې پر امن پښتانه په یو شاړه کښې ناست دی، د جرګې د پاره انتظامات نیسی، په هغې باندې د صوبائی ګورنمنټ په حکم باندې پولیسو Raid کړے دے او هلته پکښې درې زلمی شهیدان شوی دی او دولس کسان زخمیان دی۔ زه چې کله خبر شوم او دوئ Raid کولو، زه روان شوم خیبر ضلعې ته او هغه ځائې ته زه پرینښودلے شوم او پولیس زه هلته

ایسار کړم، باوجود د دې چې زه د دې معزز پارلیمان برخه یمه او بیا د فارم سینتالیس پیداوار نه یمه، په فارم پینتالیس 45 باندې راغلے یم، د اولس په رائې باندې راغلے یم، د هغوی په ووټ باندې راغلے یم او په جرات سره راغلے یم، اسټیبشلمنټ ته مې هم شکست ورکړے دے، صوبائی حکومت ته مې هم شکست ورکړے دے او فیډرل ګورنمنټ ته مې هم شکست ورکړے دے، د عوامو په په طاقت باندې زه دلته راغلے یم، دلته به زه د عوامو خبره اېږدم، که څوک خفه کیږی او که څوک خوشحالیږی۔ د پختونخوا په عوامو باندې ظلم او بربریت روان دے، فیډرل ګورنمنټ په پی ټی ایم باندې پابندی لګولې ده، دغه پابندی د آئین او د قانون خلاف ورزی ده، یو پرامن تنظیم هغه زلمی چې تیر د شلو کالو نه په قبائلی اضلاع کښې کوم ظلم او بربریت اوشو، د جنګ او د بدامنئی نه تنګ راغلی دی، خپل قام او خپلې خاورې له امن غواړی، خپل اولس له امن غواړی، پولیس له امن غواړی، په هغه پرامن تنظیم باندې فیډرل پابندی اولګوله او پابندی ئې پرې څنګه لګولې ده؟ جناب سپیکر صاحب! دلته ذکر اوشو Anti-Terrorism Act, 1997 Federal Government under Section 11B د دې په پی ټی ایم باندې پابندی لګولې ده، د پاکستان سره یو رجسټر تنظیم هم نه دے او دغه آئین مونږ ته حق راکوی چې هر یو سړے تنظیم جوړولې شی، پارټی جوړولې شی، تحریک جوړولې شی او پرامن طریقه باندې د انسانی حقوقو د پاره د خپلې قومی حقوق د پاره پر امن مبارزه او جدوجهد کولې شی، د نن ورځې پورې دغه تنظیم او دغه تحریک اوسه پورې کوم غیر قانونی، غیر آئینی قدم نه دے اوچت کړے۔ بیا چې په کوم بنیاد باندې پرې پابندی لګولې ده نو پکار دا ده چې فیډرل ګورنمنټ د دغه ایکټ لاندې په درې ورځو کښې د دې Reason ورکړی چې په کوم بنیاد باندې پابندی لګولې شی، ګراؤنډ څه دے، دوئ په کوم Terrorist activities کښې ملوث وو، په کوم ځائې کښې ئې دهشتګردی کړې ده خو مظلومان دی، د دې خاورې بچی دی، پکار دا ده چې ریاست، د شپږو کالو نه هغوی چغې وهی پرامن مبارزه کوی چې ریاست د هغې سوالونو ته جوابونه ورکړی، هغوی چې کوم مسائل Highlight کړی دی، د هغې د حل لارې اولټوی، نن که فیډرل ګورنمنټ دے او که صوبائی ګورنمنټ دے، دواړه چې کوم دے بې اختیاره دی، هیڅ قسمه اختیار ورسره نشته دے، صوبائی حکومت وائی چې IG زمونږ په اختیار کښې نه دے، ډیره د افسوس خبره ده چې چیف سیکرټری او IG دا ستا د اختیار د لاندې دی، دا Constitution وائی، Article 129 وائی چې دا ستاسو د اختیار د لاندې دی، بیا څنګه پولیس په خپل آرډر باندې مسلسل ورځی او دغه زلمیانو باندې چې پرامن ناست دی، زمونږ او ستاسو د سر خیر غواړی، په هغوی باندې Raid کوی؟ درې وارې ورغلی دی، درې وارې ئې ترې خیمې اوسوزولې، درې وارې ئې

پرې شیلنګ اوکړو، څنګ چې د پی ټی آئی په کارکنانو فیډرل ګورنمنټ شیلنګ کولو او تاسو ورته ظلم او بربریت وئیلو، دغه شان صوبائی حکومت درې ځل وراغے، دا ئې ځلورم ځل دے چې شیلنګ ئې پرې اوکړلو، آنسو ګیس ئې پرې استعمال کړلو، بیګاه ئې ایف سی ورې ده، ایف سی د چا په آرډر باندې تلې ده جناب سپیکر صاحب! دې هاؤس ته د آئی جی صاحب رااوغوښتلے شی، د هغه نه د تپوس اوکړلے شی چې د چا په آرډر باندې تا په دغه پرامن ماشومانو باندې، په دغه زلمو باندې، په دغه سپین ږیرو باندې دا ظلم او بربریت اوکړلو؟ عوامی نیشنل پارټی د دغه ظلم او بربریت غندنه کوی او مونږ تپوس کوؤ، د دې ریاست نه تپوس کوؤ، د صوبائی او وفاقی حکومت نه چې دا ظلم او بربریت تاسو ولې اوکړلو؟ د کوم آئین د پاره چې مونږ دلته دو هفتې دا سیشن اوچلیدلو چې په دې ملک کښې د آئین بالادستی پکار ده، د پارلیمان Supremacy پکار ده او د پارلیمان Status دا دے که صوبائی دے او که وفاقی دے چې نن ئې اسټیبلشمنټ چلوی، نن هم د هغوی په اشارو باندې چلیږی، نن هم هر حکم د هغه ځائې نه راځی، بیا دلته د پاخیږی جرات د اوکړی چې دا حکم د کوم ځائې نه راغلے وو؟-----

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: نثار باز صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں تو پھر وقفہ کرتے ہیں نماز کا، یا نہیں تو Continue رکھیں، آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب محمد نثار: ٹھیک ہے سر، بس میں اپنی بات کو مختصر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ تو، آپ تو اپنی بات Complete کریں، اس کے بعد کی بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد نثار: چلو ٹھیک ہے سر۔ جناب سپیکر صاحب، چې کوم کار په دې ریاست کښې کوم اقدامات پرون غیر آئینی او غیر قانونی وو، هغه اقدامات نن هم غیر آئینی او غیر قانونی دی، داسې نه چې نن د پی ټی آئی سره کیږی نو دا غیر آئینی او غیر قانونی دی، پرون په دې ریاست کښې په پارټو او په تحریکونو پابندیانې لګیدلې دی، په NAP پابندی لګیدلې وه، نیشنل عوامی پارټی چې رهبر تحریک خان عبدالولی خان بابا چې کوم دے هغه تحریک لیډ کولو، هغه پارټی ئې لیډ کوله، ټول قیادت ئې جیلونو ته ارتلے (اچولے) وو، که چرته په پابندو باندې په دې ریاست کښې د حق آواز دباؤیدلے شوے نو نن به پنځوس کاله پس عوامی نیشنل پارټی په میدان نه وے ولاړه، پنځوس کاله پس هم عوامی نیشنل پارټی په میدان ولاړه ده، د دې خاورې د حقوقو تپوس کوی، په دې ریاست کښې د حقیقی خپل واکئی او د حقیقی جمهوریت د پاره Struggle کوی او په دې ریاست کښې د آئین او د قانون د بالادستئ د پاره Struggle کوی۔ جناب سپیکر صاحب، دا یو Democratic State دے او بیا Social democratic State

دے، دا Social democratic State نن چې کوم دے په Security State باندې بدل شوے دے، د Face saving د پاره چې کوم دے موجوده صوبائی او وفاقی حکومت Front ته دی، لکه د شګو د بوجئی، دا ئې د شګو بوجئ مخې ته ایښودی دی او کار چې څوک کوی هغه د شګو بوجو شا ته ناست دی، اسټیبلشمنټ دا کار کوی، نو بیا دا جرات وفاقی حکومت له هم پکار دے، صوبائی حکومت له هم پکاردے چې دا جرات اوکړی چې دا State به تاسو نه چلوئ، آئین او قانون دا اختیار د صوبې چیف ایکزیکټیو ته ورکړے دے، آئین او قانون دا اختیار پرائم منسټر ته ورکړے دے، بیا د خپلو اختیاراتو صحیح استعمال اوکړئ۔ په کوم بنیاد باندې ډی سی خیبر دفعه 144 لګولې ده؟ آیا دا ممکنه ده چې دا به د سی ایم صاحب د آرډر نه بغیر دا دفعه 144 اولګی؟ تین سو او دو سو، دو سو تین سو، تین سو دا چې کوم دے 3 او MPO 16 چې کوم دے خالی سیټونه ورکړی دی ډی پی او ګانو او ډی سی ګانو ته چې خلق ګرفتار کړی په دې باندې۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجه غواړم، درې نیم سوه پرامنه سیاسی کارکنان د پی ټی ایم زلمی دا په تیر دو هفتو کښې ګرفتار شوی دی په MPO 3 کښې په غیر قانونی طریقه باندې، آیا صوبائی حکومت د دې وضاحت کولے شی چې دا درې نیم سوه سیاسی کارکنان د چا په آرډر او ولې بې ګناه ګرفتار کړلې شول؟ که ستاسو کارکنان ګرفتارشوی دی یا د دې صوبې مشینری هلته نیولې شوې ده، مونږه د هغې هم بھرپور مذمت کوؤ خو تاسو له هم دا جرات پکار دے چې دا درې نیم سوه سیاسی کارکنان چې په دې صوبه کښې د تیرو دوه هفتو کښې په 3MPO کښې ګرفتار شو او په 16MPO کښې ګرفتار شو، دا ولې ګرفتار شوی دی؟ جرګه، پرامنه جرګه کیدو والا ده، د دې قوم او دې خاورې د پاره ده، آئین او قانون د دې اختیار په دې ملک کښې ورکړے دے چې پرامنه جلسه، جرګه، سټرائیک، دا د هر شهری حق دے او بیا جرګه خو زمونږه د پینځه زره کالو تاریخ دے، کله هم چې په دې خاوره او په دې وطن کښې درنې او غټې مسئلې راغلې دی نو هغه چې کوم دے د جرګو د لارې حل شوې دی، پکار خو دا وه مونږ ټول د دې هاؤس ممبران ناست یو، د دې معزز هاؤس ممبران ناست یو خو نن دا هاؤس دومره مفلوج کړے شوے دے چې د دې صوبې مسئلې نشی حل کولې ځکه پښتانه رالګی چې د دې هاؤس نه بهر جرګه اوکړی، چې د دې قام کومې مسئلې دی چې هغه مسئلې هوارې شی۔ په نمبر ایک باندې دې قام ته د ټولو نه غټه مسئله د بدامنئ راپیښه ده، هیڅوک په دې خاوره کښې محفوظ نه دے، که هغه سیاسی دے، که هغه عالم دے، که هغه روزګاری دے او که هغه یو عام شهری دے، یو هم په دې خاوره کښې محفوظ نه دے۔ مونږ ته د خپلې صوبې په خاوره باندې چې مونږ ته کوم وسائل خدائے راکړی دی، هغه وسائل آئینی طور باندې مونږ ګټلی دی خو اختیارات مو پرې نشته چې

په قبضه کښې ئې واخلو، زمونږ د دې خاورې معدنيات په رنړا ورځ باندې پټيږی، په رنړا ورځ پرې چې کوم دے ليزونه روان دی، هم دغه بدمعاشانې پرې کوی، تاسو د هغې د پاره کوم ميکنزم او پروګرام لرئ چې د هغې مخ نيوے اوشی، دا خو زمونږ او ستاسو د نسلونو دی نو د دې د پاره به لږ سنجيده کيدل پکار وی۔ جناب سپيکر صاحب، زه په دې هاؤس کښې چې څومره ممبرز ناست دی، دغې ټولو ته زه اپيل کوم چې نه خو مونږه په پيغورجن سياست باندې Believe ساتو او نه د دې قسمه سياست باندې چې کوم دے Believe ساتو چې زه رااولګمه او د تنقيد په ځائې باندې تضحيک شروع کړمه، زه چې راغلے يم، دوه نيمې مياشتې مې اوشولې دلته د تنقيد په ځائې باندې د تضحيک کوشش ډير کيږی، چې د يو ليډر تضحيک اوکړه د بل ليډر تضحيک اوکړه، ليډران ټول زمونږ د پاره معزز او معتبره دی، تنقيد د هر جمهوری سړی حق دے خو په تنقيد او په تضحيک کښې فرق کول پکار دے، د چا تضحيک نه دی کول پکار، او تنقيد برائے اصلاح وی، دا د اپوزيشن حق دے چې په ګورنمنټ باندې جائز تنقيد اوکړی، د هغوی اصلاح اوکړی چې لار درنه خطا شوې ده، نو زما به ستاسو ټولو نه دا اپيل وی چې هره خبره مونږ دلته کوؤ نو په دليل سره به ئې کوؤ، چې هر بيان مخې ته راؤړو نو د صبر او برداشت او د زغم نه به کار اخلو، خپله خبره چې به په دليل باندې دلته Put کوؤ، تش په دې نه کيږی چې زه په تا الزام اولګوم او ته په ما الزام اولګوې او چې په مينځ کښې کومه اهمه مسئله ده، دې قام ته راپيښه ده، په هغې د سره بحث اونکړلے شی، دا څومره لوئې نقصان نن شوے دے، درې زلمی د دې خاورې پرامنه شهيدان کړلې شول، ديارلس کارکنان زخميان پراته دی۔ جناب سپيکر صاحب، صورتحال دا وو، زه چې کله لاړم، زه ئې ګراؤنډ ته پرېنښودلم، ټولې لارې پوليس او ايف سی بندې کړې وې، هغه زخميان او هغه شهيدان چې هغوی ئې په نورو لارو باندې راتاؤ کړل، د Bleeding د وجې چې کوم دے د هغوی Death اوشو، هسپتالونو ته ئې نه پريږدی، دا د دې هاؤس هم څه Responsibility جوړيږی، د صوبائی ګورنمنټ هم څه Responsibility جوړيږی او ستاسو ته مې هم دا خواست دے جناب سپيکر صاحب، چې تاسو په دې باندې رولنګ هم ورکړئ او سبا د پاره چې کوم دے دلته آئی جی خيبر پختونخوا رااوغوښتلې شی چې د هغه نه پښتنه اوکړلې شی د دې هاؤس د مخې چې دا آرډرز تا ته چا جاری کړې وو، د MPO 3 د پاره آرډرز تا ته چا جاری کړی وو؟ دا دفعه 144 د چا په آرډرز لګيدلې ده، دا جرګه پرامنه ولې نه پريښودلې کيږی؟ چې د دې سوالاتو جوابات دې هاؤس ته ورکړلې شی او دا ټول پښتانه د هغې نه خبر شی، دغه پرامنه جرګه چې کيدلو والا ده، زه ستاسو د ټولو نه دا اپيل کوم چې په دغه جرګه کښې مونږه او تاسو ټولو له شرکت کول پکار دی، چې کومه قامی مسئله ده، هر سړے

(تالیاں)

دې هلته خپل تجويز ورکړی، د آئين او د قانون په دائره کښې دننه خپل حقوق غواړی، هيڅا بغاوت د دې خاورې نه نه دے کړے، دا خو د 1947 نه دوئ د غدارئ او د بغاوت فيکټريانې کهلاؤ کړې دی، چې کوم سړے د خپلې خاورې د حق تپوس کوی، د خپل اولس د حق تپوس کوی، د خپل ځان د حق تپوس کوی، چې آئينی او قانونی حق ئې دے نو هغه ته د غدارئ او د بغاوت سرټيفيکيټې جاری کوی، دا 2024 روان دے، نور د غدارئ او د بغاوت سرټيفيکيټې په دې رياست کښې نه چليږی او د کومې فيکټرئ نه چې جاری کيږی نو د هغې فيکټرئ مالک چې په دې رياست ئې مارشل لاء لګولې وه، سرټيفائيډ غدار جنرل مشرف وو چې عدالت سرټيفائيډ ګرځولے دے، يو سويلين چې کوم دے هغه سرټيفائيډ نه دے ګرځيدلے او هغه جنرل مشرف سرټيفائيډ غدار Declared کړلې شو، دلته هر سياسی ليډر چې کله مزاحمت کوی، د خپلو حقوقو تپوس کوی، د پارليمان Supremacy غواړی، د آئين بالادستی غواړی، د قانون احترام کوی، په هغه باندې بيا د غدارئ او د بغاوت دفعې لګوی، دا فيکټريانې نورې بندول پکاردی، دا رياست چې کوم دے دومره حد له دا اولس نه دی تنګول پکار چې په نور څه کولو باندې مجبوره شی، مونږه خو وينو دا هر څه، د زلمو دا جذبات او احسات هم وينو چې څومره ټارچر کړلې شو خو بيا هم د عدم تشدد په لاره باندې ولاړ دی او روان دی، داسې حد ته نه دی رسول پکار چې په دې رياست کښې او په دې صوبه کښې انارکی پيدا شی، انارکی طرف ته حالات نه دی اوړل پکار، نو دا خبرې ډيرې زياتې په سنجيدګئ سره اغستل پکار دی۔ زه سپيکر صاحب، ستاسو ډيره زياته مننه کوم چې تاسو مونږ ته موقع راکړله او مونږه په دې حالاتو باندې خبره اوکړله۔ آخری خبره مې دا ده سپيکر صاحب، ما په هغه ورځ باندې هم وئيلی وو، زمونږ چې کوم په ګورنمنټ بنچز باندې ناست ورونړه دی، زمونږ Colleagues دی، هغوی دوه هفتې ډير زيات Anti establishment انقلابی تقريرونه کول، نو اولنے اقدام دا اوکړئ چې دا کوم په دې صوبه باندې Action in aid of civil power regulation دا ايکټ نافذ دے او په 2019 کښې شاه فرمان دستخط کړے دے، د دې صوبې هائی کورټ هغه کالعدم ګرځولے دے، تاسو بيا تلی يئی، هغه مو په سپريم کورټ کښې چيلنج کړے دے او Stay مو پرې راغستې ده نو اول دغه خپله Stay withdraw کړئ او په دې قام خپله غاړه خلاصه کړئ۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> وقفہ کر دیتے ہیں نماز کے لئے، نماز پڑھ کر پھر آ جاتے ہیں، پندرہ منٹ کا وقفہ کرتے ہیں جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ماشاء اللہ، ماشاء اللہ، ماشاء اللہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نثار باز کدھر ہیں جی؟ ان کی بات ادھوری رہ گئی تھی، آ گئے، آ رہے ہیں، نثار باز صاحب! آپ نے بات کرنی ہے مزید یا میں۔۔۔۔۔

جناب محمد نثار: میجر صاحب Respond کریں گے سر، اس کے بعد میں بات کروں گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: میجر صاحب کے بعد کریں گے؟

جناب محمد نثار: میجر صاحب Respond کریں وہاں سے ناں، جو سوالات ہم نے اٹھائے ہیں سر، ان سوالات کا میجر صاحب Respond کریں، اس کے بعد میں جواب دوں گا، یا ارباب عثمان کو کرنے دیں سر۔

جناب سپیکر: ارباب محمد عثمان خان۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب، ہمارے یہاں پہ ایجنڈے میں کچھ چیزیں آج شامل ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف Merged districts بلکہ پختونخوا یا اگر آپ دیکھیں تو پاکستان کا یہ ایک ایشو ہے جو پی ٹی ایم کے ساتھ اور پی ٹی ایم کا میں اس میں نام نہیں لینا چاہوں گا لیکن کم از کم Humanitarian grounds کے اوپر We should be able to take care of our own, and no one has the authority کہ آپ جائیں اور لوگوں پر ایسے چارج کریں، ہمارے پاس جو یہاں پہ ہاؤس میں Representation ہے تو میری ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ سیاست سے بالاتر ہو کر ہم انسانیت کی بناء پر اس چیز کو روکیں۔ افسوس کے ساتھ ہمارا یہ صوبہ پچھلے چالیس سالوں سے دہشتگردی کا شکار ہے، اس میں صرف ہمارے Merged districts کے لوگوں کا نقصان یا شہداء نہیں ہیں بلکہ ہم سب یہاں اس سے متاثر ہو رہے ہیں اور میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک If merged districts burn so, does Pakistan, (applause) so, my request to the House is that to please take-up this matter. آپ پارٹی سے بالاتر ہو کر اور سر، اگر ہماری Banned، Proscribed کوئی بھی یہاں پہ Faction ہے، پارٹی ہے، اگر وہ اے این پی ہے یا پی ٹی آئی ہے یا پی ٹی ایم ہے، اس کی اجازت یہاں نہیں ہو گی، As a representative of the people ہماری Basic duty یہ بنتی ہے کہ ہم اس پہ چارج لیں اور ایک خصوصی کمیٹی پارلیمانی جس کی In camera اگر ہمیں بریفنگ چاہیئے، وہ معلومات بھی ہمیں ہوں اور ہم اداروں کے ساتھ کسی کو بھی Isolate نہیں کریں گے، مل کر اس حساس اور کافی سیریس ہمارا جو ایشو ہے، اس سے پہلے کہ یہ بگڑ جائے اس کو ہم کنٹرول کریں اور دوسرا میں تبھی کہوں گا کہ دیکھیں ہم پختونخوا کے لحاظ سے یا پاکستان کے لحاظ سے کہہ رہے تھے کہ Merged districts والوں کو اس سے فائدہ ہو گا، جب ہمارا فاٹا Merged ہو رہا تھا لیکن میں نے پہلے بھی جو اس ٹائم بات کی تھی کہ اس سے پختونخوا اور پاکستان کو زیادہ فائدہ ہو گا تو Economically, security wise, we need to take this issue seriously and please Sir, before the things get out of our hand we need to take a role in this اور ہماری جو بیوروکریسی ہے، ہمارے جو Relevant quarters

ہیں، ہمارے جو اپنے Institutions ہیں، ان کو Onboard لے کر ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس چیز کا فیصلہ کریں، اس سے پہلے کہ یہ باقی چیز ہاتھ سے بگڑے اور کسی کو بھی انسانیت کی بناء پر کم از کم یہ اجازت نہیں ہو گی کہ آپ لوگوں کو ایسے نشانہ بنائیں اور اس سے کسی کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تاریخ ہمارے سامنے ہے اور Facts finding in-camera ہوتی ہے، Openly ہوتی ہے، ذمہ دار لوگ یہاں پہ ہیں، ہمیں اس کی تفصیلات دی جائیں کہ ان کا Background کیا ہے اور ہر ایک کو پاکستان کے آئین کے مطابق ایک Faction یا گروپ یا ایک پارٹی بنانے کی اجازت ہونی چاہیئے لیکن قطعاً یہ اجازت نہیں ہو گی کہ آپ پاکستان کی سالمیت کے خلاف جائیں گے، ہم سب ان کے خلاف ہیں، تو سر، میری ہاؤس سے ریکویسٹ ہے۔ دوسرا سر، بہت شکر گزار ہوں آپ کا کہ آپ نے کمیٹی تشکیل دی ہے سر، مسئلہ یہ آتا ہے کہ یہاں ہم کمیٹی کمیٹی کرتے رہتے ہیں، تین دن اس کمیٹی کو بھی ہو گئے ہیں We generally don't even honored the value of the time, and۔ یہاں پر تو Resources بھی ہوتے ہیں، تو سر، آپ اس کو اس کے ساتھ Mandate دیں، ایک ہفتے کا ٹائم دیں یا چار دنوں کا، ذمہ دار لوگ آپ نے کئے ہوئے ہیں کہ جو کے پی ہاؤس میں ہوا ہے The sovereignty, the very sovereignty of Pakhtunkhwa has been challenged and we are with you کہ ہم اس کی معلومات بھی کریں گے (تالیاں) اور And plus to ensure to set it for the record, nothing like this ever happens and whoever is responsible ہم آپ کے ساتھ ہیں، اے این پی آپ کے ساتھ ہے، پیپلز پارٹی آپ کے ساتھ ہے اور یہ چیز غلط ہوئی ہے سر، لیکن پلیز جو ذمہ دار لوگوں کی آپ نے کمیٹی بنائی ہے، ان کو آپ Mandate دیں کہ چار دنوں کے اندر یا تین دنوں کے اندر آپ کو یہ رپورٹ دیں اور اس میں Federal quarters کے جو ذمہ دار ہیں ان کو بھی یہ کہیں کہ ہمارے ساتھ Coordination کریں اور Let's set the record that none of these things would ever happen again۔ سر، اس کے ساتھ میں اتنا بھی کہوں گا افسوس کے ساتھ، کہ اسمبلی میں کل جو واقعہ ہوا ہے سر، ہم میں اتنا اعتبار یا اتنا Confidence ہونا چاہیئے، میں نے اس دن بھی بات کی تھی، میرے سوشل میڈیا پہ بھی یہ چیزیں پڑی ہوئی ہیں، اگر اے این پی سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو I will be the first one to point that out ایسی آپ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے، غلطیاں سب میں ہوتی ہیں، ہم خدا نہیں ہیں، ہم انسان ہیں لیکن ابھی تک ہماری مشینری، ہمارے Equipments، ہمارے Personnel فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہیں، آیا ہم Federating unit کا حصہ نہیں ہیں؟ Why are we abusing our assets for these kind of endeavors اسی لئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا بنیادی حق ہے، میں نے اس دن بھی آپ کو کہا تھا کہ صوبے کی سالمیت اور صوبے کے حق کے لئے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے، ہم تو وہ لوگ ہیں، میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جب بات آتی ہے تو جیسے بھی آپ کہتے ہیں Who is IG, you are the public representative of the Nation and of the people، IG تو اس میں ایک پیادہ ہے،

بات جس میں بنتی ہے، اگر پاکستان کی سطح پہ بات کرتے ہیں تو جو بات کرتے ہیں، پھر اس پہ بات کریں، ہم تو وہ متاثرین ہیں کہ بابڑہ سے لے کر ابھی تک ہر دور میں ہمارے ساتھ قیوم خان، نیاقیوم خان آیا رہتا ہے، ہم Suffer اس میں ہوتے ہیں، اگر ہم ہوتے ہیں تو آپ بھی ہوتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ہمارے وہ لوگ جو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پختونوں کی تاریخ، تاریخ اگر آپ دیکھیں تو تاریخ جو ہے ہماری تعریف بطور عظیم قوم کرتی ہے۔ جب پنجاب، سندھ بلوچستان ہمیں دیکھتا ہے تو سب لوگ ہم پہ ہنسی کرتے ہیں سر، ایک تو جو کل واقعہ ہوا ہے، Honestly پچاس ٹیلی فونیں مجھے آئی ہوں گی کہ شرمناک چیز ہوئی ہے، It is highly embarrassing اور میری ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ Next time اگر اپوزیشن کا پہلے کوئی ہو اور سب کو پتہ ہے کہ غلط کام ہے، Get them out of Assembly for at least six months to maintain the sanctity of this House، (تالیاں) اور جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے، جو بھی فیصلہ ہو گا، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں And let's send this message کہ کم از کم لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یار! ہم اتنے Insecure ہیں کہ کوئی ہمیں باتیں کرے گا اور ہم جا کر ان سے لڑائی کریں گے، پھر تو میرا خیال ہے کہ ساری عمر ہم انہی چیزوں میں گزاریں گے لیکن سر، اس کے ساتھ آٹھ مہینوں میں ہمارے جو معزز اراکین یہاں پہ تشریف فرما ہیں، ہمارا وہ صوبہ ہے کہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں آپ کو کہ میرا نام گوگل میں ٹائپ کریں، دس سالوں سے میں لکھ رہا ہوں کہ Resources of all kind ہمارے پاس ہیں، ہماری جو کمیٹیز کی میٹنگز ابھی شروع ہوئی ہیں، تو میری یہی چیز رہی ہے اور بڑے اچھے آپ کو جو Adviser Finance highly competent man، ہم ان کو یہی کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں کہ صوبے کو کسی پٹڑی پر لگائیں، Let's set a pack for prosperity لیکن اسی کے ساتھ ہمارے آپ کے نوجوان جو پی ٹی آئی کی Base ہیں، جو آپ کو فیڈرل گورنمنٹ، پراونشل گورنمنٹ کے لئے جتنا بھی آپ کو Mandate ملا ہے، اس کی بنیاد پختونخوا ہے لیکن پھر اگر میں اپنے آپ کو عوامی کہتا ہوں اور میرے ساتھ لوگ آتے ہیں تو میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ایک دفعہ نہیں ہوا ہے، آپ برہان جاتے ہیں، پنڈی میں جا رہے ہیں، برہان سے لوگ واپس آ جاتے ہیں، میں ایک کوشش کر رہا ہوں کہ سیاست سے بالاتر ہو کر کم از کم اپنے لوگوں کو جو آپ کی Base ہیں، آپ کے Constituents ہیں، اس پہ آپ بات کریں تو ہماری کوئی پھر بات بھی مانے گا، منسٹر آفتاب صاحب نے کل فیڈرل گورنمنٹ پہ بڑی اچھی باتیں کی ہیں، میں نے کل مزمل صاحب کو یہ کہا کہ We are with you، احمد صاحب ہمیشہ کل بھی اتنے سخت الفاظ کے باوجود میرے لئے بھی بہت آسان ہے، یہاں کیمرہ ایکشن مووی لگا دیں کہ یہاں پہ شوٹنگ ہو رہی ہے، گالیاں نکالنا تو بہت آسان کام ہے، Where is substance in this thing ہم اسی میں یہی چاہ رہے تھے کہ کم از کم جو آپ فیڈرل گورنمنٹ سے مانگ رہے ہیں تو آپ کو یاد ہو گا کہ جب آپ کے پاس فیڈرل گورنمنٹ تھی اور یہاں پہ پراونشل گورنمنٹ بھی تھی اور اس ٹائم آپ کو لوگ سیریس نہیں لیتے تھے تو آپ کا سابق وزیر جو پچھلے دور میں وزیر خزانہ تھا، اسد عمر کے ساتھ اس کی Coordination تھی، آپ نے ان لوگوں کے ساتھ اتنا ظلم کیا ہے کہ آپ کو

انہوں نےMandate دیااور اس کو یہ ہدایات تھیں کہ بجٹ آپ Allocate کرو، Assign کرو لیکن بجٹ لوگوں پہ Spend مت کرو، ہمارے لئے، ہمارے صوبے کے لئے اگر آپ ان سے وسائل مانگ رہے ہیں تو What happened to the asset that we failed to spend on our own people، کیا غلطی تھی ہماری کہ ہم IMF کو بتا سکیں کہ جو بجٹ ہم نے Assign کیا تھا، اس سے زیادہ ہم نے پیسے بچت کئے، تو پھر آپ کو کون سیریس لے گا، آیا آپ کو اس دور میں آپ کے Sitting MNAs کا جو اتنا بڑا Mandate آپ کو ملا تھا اور بہت خوش قسمت لوگ ہیں آپ کہ آپ کے پیچھے ہمارے جذباتی، Emotionally charged لوگ ہیں اور وہ آپ کو مانتے ہیں And third time continuation میں، ابھی ہمارے پاس یہاں پہ Reserved seats نہیں ہیں، ہاؤس کی میرا خیال ہے کہ Strength دیکھیں تو آپ کی Eighty percent more than three-fourth majority, three time continuity آپ کو ملی ہے And what to do, we have to show to deliver مجھے تو شرم اس پہ آتی ہے کہ وسائل یہاں ہیں Merged districts ہمارے پاس ہیں، پنجاب کو دیکھتا ہوں وہاں Simple majority ہے، روزانہ دیکھتے ہیں تو وہاں پہ Endeavors ہو رہے ہیں، Projects launch ہو رہے ہیں، آپ اگر عمران خان کی آزادی کی بات کرتے ہیں تو میں دوبارہ یہ چیز Repeat کرتا ہوں کہ آپ سے پہلے میں نے Live video کی تھی کہ غلط کو غلط کہا ہے اور وہ چیز غلط ہوئی ہے اور یہاں پہ مسئلہ پاکستان میں یہ ہے کہ You are guiltily till proven innocent، یہ چیز غلط ہے، ہم اس پہ آپ کے ساتھ Stance لے رہے ہیں لیکن اس کا بالکل یہ مطلب نہیں بنتا ہے کہ We do not deliver for the people, 63A بالکل اس کی Timing غلط ہے لیکن جو Constitution re-write کیا گیا تھا اور جو ہمارے پاس یہاں پہ پارلیمانی سسٹم ہے، وہاں پہ ہم ہیں Custodians of our constituencies اگر مجھے کل ایمل خان کوئی بات کرتا ہے اور وہ میری روح کے یا میری Expectation یا میری Public service نہیں کرتی تو مجھے چاہیئے As a parliamentarian کہ ان کو بتا سکوں کہ یہ غلط ہے First, hence you are supposed to support back یہ تو آپ کو چاہیئے کہ اسے زیادہ Support کریں، You are first، آپ پہلے Liable ہیں اپنے Constituents کو اور اتنا زبردست Mandate کے ساتھ، ایک دفعہ پھر اپوزیشن کی طرف سے، میں پورے یقین سے کہ ہماری ایک تھوڑی بہت Economy بھی یہ سمجھتے ہیں، فنانس بھی یہ سمجھتے ہیں Opportunities ہیں لیکن افسوس کے ساتھ یہاں پہ بڑے قابل معزز اراکین بیٹھے ہیں، اکثر لوگوں سے بات ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے ساتھ انہوں نے یہاں ٹائم گزارا یا ان کے بڑوں نے گزارا ہے اور اگر کسی کو اس کی معلومات نہ ہوں تو وہ پانچ دفعہ یا چھ دفعہ Elect ہوئے، پانچ دفعہ گورنمنٹ میں تھے، میں فخر سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ نہ اپوزیشن میں یا مخالفین میں کبھی بھی کسی نے اور بڑے اچھے Portfolio سے یہ بات نہیں کی کہ انہوں نے ایک روپے کی کرپشن کی ہو، میرے لئے بڑی بات ہے لیکن اگر آپ فیڈرل گورنمنٹ سے اپنا حق مانگتے ہیں اور پھر آٹھ مہینوں کی آپ کارکردگی اپنی دیکھتے ہیں اور وہی جو آپ کی Base corruption کی

بھی ہم آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کو Quarters کے Against بنی ہوئی ہے اور جن Against لوگ Seriously اسی لئے نہیں لیتے کہ I can guarantee you کہ آپ کی Leadership is playing you کبھی آپ نے پاکستان جیسی جگہ میں یہاں پختونخوا میں ایسا دیکھا ہے کہ ایک Sitting Minister of a very important portfolio resigns، ہم نے تو کبھی نہیں دیکھا، یہاں تو لوگ آپ کو خود بھی کہتے ہیں کہ یا ر که کیږی یا نه کیږی بس سیټ خو د رسره شته کنه، تو اس کی جو عمران خان کہہ رہا تھا، جو آپ کے بہت بارعب، بہت سیریس قدر مند یہاں پہ سیاستدان بیٹھے ہیں، آپ ان سے سوال کریں Because that is your probationary responsibility تب جاکر وہ لوگ ہمیں سیریس لیں گے، اس لئے سیریس نہیں لیں گے کہ ہم یہاں آئیں گے، آوازیں اٹھائیں گے، ہمارے تو پختون کلچر کی وہ چیز ہی ختم ہو گئی ہے۔ سر! پنجاب میں جاتے ہیں، لوگ کہتے ہیں، آپ یہ لوگ ہیں جو ہماری ایک Identity تھی، اسی لئے ہمیں Resources نہیں ملتے، سندھ کے ساتھ ان کا Clash آتا ہے، سندھ میں آپ دیکھیں کتنے وہ لے رہے ہیں، So, I would request کہ Let`s get serious اور ہمیں بہت زبردست ایک Opportunity ملی ہے، آپ کو بہت بڑا Mandate ملا ہوا ہے، اگر آپ اس پہ United ہوتے ہیں اور بہت قابل لوگ ہیں آپ کی پارٹی میں سر! لیکن افسوس کے ساتھ جو آپ نے دیکھا ہے، اگر آپ اس کو حقیقت سمجھتے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کی Representation ہے اور پھر بات کس پہ ہوتی ہے کہ ہم آپ سے Performance مانگتے ہیں تو جواب میں یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم سے صرف لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ عمران خان کو آزاد کریں، تو آپ اپنے Constituents کو بھی اس پہ دھوکہ دے رہے ہیں، عمران خان کو آپ آزاد کرنے کے لئے یہاں پہ آپ Deliverance نہیں کریں گے And then drama over, drama over, ڈرامہ، تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس بہت زبردست Mandate ہے، ہم تو بہت ایک چھوٹی سی Minority میں ہیں لیکن جتنا ہم سے ہوتا ہے صوبے کی Support کے لئے، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور پی ٹی ایم کا ایشو، یہ صوبہ اور برداشت نہیں کر سکتا کہ ایسے واقعات ہوں اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ اگر Merged districts میں لوگ Affected ہیں، پختونخوا میں لوگ Affected ہیں اور ہم تو وہ لوگ ہیں کہ پاکستان کی بقاء کے لئے ہم نے جانیں دی ہوئی ہیں، اگر پاکستان آج آباد ہے تو ہمارے سر پہ آباد ہے، اگر زور نکلتا ہے تو وہ بھی ہمارے صوبے سے نکلتا ہے، Because we don't take our self seriously، تو پلیز سر، اس میں فوری طور آپ کمیٹی بنائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں (تالیاں) اور جہاں بھی زیادتی ہوتی ہے، وہ Humanitarian grounds پہ Facts finding کرتے ہیں، جو بھی غلط ہے وہ غلط ہو گا لیکن کسی کو یہ اجازت نہیں ہو گی کہ کسی کے اوپر ظلم کر سکے، شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اب کنڈی صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب احمد کنڈی: آپ کرنا چاہتے ہیں کوئی بات، چلیں میں کر لیتا ہوں آپ بیٹھیں۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔ سپیکر صاحب! شکریہ، بڑی سیر حاصل گفتگو آپ کے سامنے رہی ہے جناب سپیکر! میں وقتاً فوقتاً گزارشات کر چکا ہوں اور دست بستہ کل بھی میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ میری جماعت کو، مجھے ایک رائے دینے کا اختیار ہے اور ایک حق ہے، ان کو بھی اپنی ایک رائے دینے کا اختیار ہے اور ایک حق ہے، میری رائے کا احترام آپ کا فرض ہے اور آپ کی رائے کا احترام میرا فرض ہے، اختلاف ہو سکتا ہے رائے میں لیکن احترام ہونا چاہیئے رائے میں چاہے یہ دے اور اسی بنیادوں کے اوپر یہ Chair جس طرح یہ ہاؤس چلا رہی ہے، میرے خیال میں یہ ایک تاریخی خیبر پختونخوا کا دور ہے جس میں ہم بڑی شدت اور بڑی تلخ گفتگو بھی کر لیتے ہیں لیکن برداشت دونوں طرف سے جاری ہے اور اسی لئے ہمیں اس کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ان کا اور ہمارا اختلاف کیا ہے، بنیادی بات کیا ہے؟ جو پہلے روز سے ہم کہہ رہے ہیں، ہم چیزوں کو دلیل اور دلائل سے کرنا چاہتے ہیں، مکالمے کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں، سمجھوتے کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں، مفاہمت کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں جس کی مثالیں پاکستان پیپلز پارٹی اس ریاست کے پارلیمانی سفر میں دے چکی ہے، چاہے وہ اٹھارہویں ترمیم ہو، چاہے وہ 7th NFC Award ہو، یہ لوگ طاقت کے زور پہ کرنا چاہتے ہیں، یہ جبر کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، یہ دھونس کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، یہ دھمکی کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، یہ کیا بولوں سر، کون کونسا لفظ استعمال کروں؟ اختلاف صرف یہی ہے، میری رائے یہی ہوتی ہے، سیاسی کارکن جو ہوتا ہے وہ بات چیت کے ذریعے بات کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر تاریخ کی مثال اگر نہ دوں تو زیادتی ہو گی، Founding father کی تصویر آپ کے سر کے اوپر لگی ہوئی ہے، اس شخص کے اوپر کسی بھی پاکستانی کا اعتراض نہیں ہے، چاہے وہ اپوزیشن میں ہے، چاہے وہ ٹریژری میں ہے۔ اس شخص نے اگر یہ ملک دھونس سے، دھمکی سے، گنڈاسے سے حاصل کیا ہے پھر ہم ان کی بات مان لیتے ہیں، ہم ان کے ساتھ چلتے ہیں، اس شخص نے جمہوری سفر کے ذریعے، دلیل کے ذریعے، بات چیت کے ذریعے انگریز سامراج سے یہ ملک بنایا اور اس دنیا کے جغرافیہ کو تبدیل کیا۔ جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں، اس بات پہ کسی کو اعتراض ہے؟ یا تو آپ مجھے بتا دیں قائداعظم نے گنڈاسا اٹھایا ہوا تھا اور اس نے کہا تھا میں انگریز کو اٹھا کر پھینک دوں گا، مار دوں گا، میں ایک گولی کی بجائے دس گولیاں چلاؤں گا، تو پھر تو ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں، ہم ساری اپوزیشن آپ کے ساتھ ہیں، آپ آگے کنٹینر پر چڑھیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ کل بھی چیف ایگزیکٹیو تقریر، ہم تو سمجھے تھے شاید وہ آئے ہیں اس ایشو کو ختم کرنے کے لئے، وہ کل پھر کہہ رہے تھے، میں IG کو کہتا ہوں اس کو ہٹا دو، نہیں تو میں اٹھالوں گا۔ جناب سپیکر، ہم سیاسی کارکن ہیں اور مجھے تو ذاتی طور پہ پتہ ہے، جو سیاسی یہاں پہ جو چیف ایگزیکٹیو ہوتے ہیں، ان کی حیثیت کتنی ہوتی ہے اور کتنی نہیں ہوتی؟ چاہے وہ جو بھی ہو، چاہے میں ہوں، چاہے آپ ہیں، چاہے وہ ہیں، اس ملک میں بد قسمتی یہ ہے، چاہے صوبے کا چیف ایگزیکٹیو ہو چاہے وہ فیڈریشن کا چیف ایگزیکٹیو ہو جناب سپیکر! ان کی حیثیتوں کا ہمیں پتہ ہے، ہم نے اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے کہ ہم اس کی اس

Strength کو بڑھا سکیں، ہم یہاں پہ جو آتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں، تیاری سے آئیں تاکہ اس پارلیمان کی توقیر بڑھے، اس پارلیمان کی عزت بڑھے تب جاکر آپ کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور میں بار بار کہتا ہوں، دیکھیں پارلیمان کی کارکردگی نہیں ہو گی جناب سپیکر، یہ دخل اندازیاں ہوتی رہی گی، Performance, performance & performance of the political people میں آج پوچھتا ہوں، صوبائی کابینہ کدھر ہے؟ جناب سپیکر، آپ آرٹیکل 129 کھول لیں، آج مہربانی کرکے آج آپ یہ آرٹیکل 129 جو ہے، بلکہ اس سے پہلے میں آپ کو Constitution کا ایک Preface سناتا ہوں سپیکر صاحب، کیونکہ مجھے، آپ سے ذاتی طور پہ میں آپ سے متاثر ہوں، جس طریقے سے آپ اس Chair کی توقیر کو بڑھارہے ہیں، اس ہاؤس کی توقیر کو بڑھارہے ہیں، Preface of the Constitution کیا کہتا ہے جو کہ Objective resolution کا بھی حصہ تھا، وہ کہتا ہے:

"Whereas sovereignty over the entire Universe belongs to Almighty Allah alone and the authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust;"

اس کے بعد وہ کہتا ہے_ it is the will of the people of Pakistan to establish an order آرڈر کا مطلب ہے ایک حکم نامہ، ایک Constitution، ایک عمرانی معاہدہ، ایک دستور، ایک آئین، یہ پاکستان کے جمہور کی خواہش ہے جو وہ ایک آرڈر یہاں پر Create کریں گے اور اس آرڈر میں پہلا فقرہ کیا ہے_ the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people جناب سپیکر، اس فقرے کو آپ غور سے پڑھ لیں، خدارا میں ان کو کہتا ہوں یہ فقرے جو ہیں جناب سپیکر، ان کو ہمارے Founding Fathers نے بڑی محنتوں سے یہاں پہ Draft کیا ہے، یہ کوئی مذاق نہیں ہے، یہ آئین کی بات تو کرتے ہیں، نہ پڑھتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ سمجھتے ہیں:

"The State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people". Who are the chosen representatives of the people? We are the chosen representatives of the people

ریاست اپنا اختیار اور اپنا اقتدار منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی، ہم منتخب نمائندے ہو کر آئے، یہ ہم منتخب نمائندے اس سارے ہال میں بیٹھے ہوئے ہیں، اختلاف ہو سکتا ہے آپ کو، شاید میں غلطی سے آگیا ہوں، ارباب صاحب غلطی سے آ گئے ہیں، کوئی اور غلطی سے آگیا ہے، ہم نے ایک حلف اٹھا لیا ہے، یہاں پہ جمہوری سفر بڑا تلخ رہا ہے لیکن آرٹیکل 129 ابھی آپ نکالیں، پراونشل گورنمنٹ کی Definition کیا ہے، Who will exercise the authority? Executive authority جو ہے وہ پراونشل گورنمنٹ کے پاس ہے executive authority of the Province وہ کہتا ہے:

Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, "executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government"

کیا ہے جناب سپیکر، یہ میں تھوڑا سا اس کو اس لئے باریک بینی سے کہہ رہا ہوں تاکہ Clear ہو جائے۔ ہم یہاں پہ اس لئے نہیں آئے، کوئی کہتا ہے طلاق اٹھا لو، کوئی کہتا ہے قرآن آٹھا لو، بابا! We are here according to the Constitution, according to the Rules and Regulations، آپ اگر اس منصب پہ بیٹھے ہے تو Constitution کی وجہ سے بیٹھے ہیں، میں یہاں پہ بیٹھا ہوں تو Constitution کی وجہ سے، مینا خان صاحب بیٹھے ہیں تو Constitution کی وجہ سے، پراونشل گورنمنٹ کیا چیز ہے؟ وہ کہتے ہیں _ "consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister." یہ Exercise کرے گی Authority، یہ Exercise کرے گی Power ساری ریاست کی، کل چیف ایگزیکٹیو نے بڑا خطرناک بیان دیا جناب سپیکر، مجھے بڑا دکھ ہوا By God وہ کہتے ہیں ڈی پی او میری بات نہیں مانتا، یہ کہتے ہیں ڈی سی ہماری بات نہیں مانتے، ہم تو پہلے دن سے آپ کو کہہ رہے ہیں خدارا Politics is the name of inclusiveness، بیٹھیں، آپ کی اور میری رائے کا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن آپ کی اور میری انا کا کوئی جھگڑا نہیں ہے، آپ ہمیں بلائیں، ہم آپ کو بلاتے ہیں، بیٹھ کر Collective Wisdom سے یہ چیزیں ہوں گی، اگر ہم اکٹھے بیٹھ کر کسی آئی جی کے خلاف اور کسی چیف سیکرٹری کے خلاف یا فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف اگر بات کریں گے تو ہماری آواز میں طاقت ہو گی، میں نے تو آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر یہ گزارش کی تھی کہ خدارا Unanimous چیزیں لائیں، یہ علیحدہ سفر والی باتیں چھوڑ دیں، Inclusiveness میں طاقت ہے۔ ان کی اپنی ریاست مدینہ کا جو ماڈل ہے، What is the constitution of the Madina, that was the first written draft of the constitution in the human history، یہ وہ بھی نہیں پڑھتے، نعرہ مارتے ہیں، پڑھتے نہیں ہیں، دیکھتے نہیں ہیں جناب سپیکر، ریاست مدینہ کیا تھی؟ Riyasat-e-Madina was the pluralistic society, politically inclusive society، اس میں یہودی بھی تھے، اس میں عیسائی بھی تھے، اس میں مشرکین بھی تھے، اس میں مسلمان بھی تھے، مختلف مذاہب تھے، مختلف کلچرز تھے، مختلف خداؤں کی عبادت کرتے تھے، ان کا Head of the State کیا تھا، کون تھا، Pluralistic اور Inclusive society تھی۔ میری گزارش یہ ہے، ان سے صبر نہیں ہوتا، ہم یہی کہتے ہیں دیکھیں یہ کام بڑا تسلی کا کام ہے جناب سپیکر، جو میری رائے ہے وہ میں دوں گا، میں نے اس کا حلف اٹھایا ہوا ہے، خیبر پختونخوا کی بہتری کے لئے جو میری رائے ہو گی، ہو سکتا ہے میری رائے غلط ہو، ان کی رائے زیادہ Prevail کرے، میری گزارش یہی ہو گی جناب سپیکر، پراونشل گورنمنٹ تو Deliver ہمارے حساب سے نہیں کر رہی کیونکہ پراونشل گورنمنٹ اس لئے نہیں ہوتی جا کر یہ میٹنگز کریں، پیسٹریاں کھائیں چائے پیئیں، فیصلے کریں گے جب پریشر ہو گا، اس میں بھی فیصلہ کریں گے، جب پریشر نہیں ہو گا تو اس میں بھی فیصلہ کریں گے، Decision کریں گے۔ آج خیبر پختونخوا میں آگ لگی ہوئی ہے، انہوں نے کیا میٹنگ کی ہے، پراونشل گورنمنٹ میں انہوں نے کیا Consensus build کیا ہے؟ فیڈرل سے ایک خط آیا،

ایک جرگہ ہو رہا ہے اور اس کے اوپر انہوں نے کہا کالعدم، دیکھیں میری بات میری گزارش پھر وہی ہے، اس Constitution میں مختلف Procedures دیئے گئے ہیں کہ فیڈرل سے آپ کس طرح بات کریں گے، آپ سی سی آئی کی میٹنگ کیوں Call کریں گے تاکہ آپ کی بات چیت ہو۔ میں نے آپ کو مثال دی، پرویز خٹک آپ کا وزیراعلیٰ تھا، وہ دھرنے بھی کرتا تھا، وہ جلسے جلوس بھی کرتا تھا، وہ فیڈرل گورنمنٹ کو جلسوں میں گالیاں بھی دیتا تھا لیکن اس کا Working relation تھا، میں تو ایمان سے آپ کو کہتا ہوں، میں تو انتظار میں تھا کہ لیڈر آف دی ہاؤس ہم تمام پارلیمنٹری پارٹیز کے ہیڈز کو بلائے گا، ایک Initiative لے گا، بحیثیت بڑا ہمیں کہے گا کہ آپ کے ذہن میں کیا رائے ہے، آپ مجھے رائے دیں۔ جناب سپیکر، بڑے بڑے لیڈرز جب کسی بھی ایشو پہ پھنس جاتے ہیں، وہ لوگوں کو بلاتے ہیں، لوگوں کے نمائندوں کو بلاتے ہیں، یہ اکیلے ہر چیز کرنا چاہتے ہیں، کریں، مینڈیٹ ہے ان کے پاس لیکن ان کی کیا Deliverance ہے؟ ہم پوچھتے ہیں یہ کیا Role play کر رہے ہیں؟ سی سی آئی یہ لوگ نہیں بلاتے، جرگے کو تحفظ یہ نہیں دے سکتے، آج لاشیں گر گئی ہیں، پراونشل، فیڈرل گورنمنٹ سے یہ بات نہیں کرتے، سی سی آئی یہ نہیں بلاتے، میری رائے میں تو یہ Totally confused اور فیل ہو چکے ہیں، آج بھی وقت ہے، آج بھی موقع ہے، ہم ان کو کہتے ہیں خدارا اس صوبے کی خاطر ایک Inclusive body بنائیں، آپ کی طاقت بڑھے گی، آپ کی آواز توانا ہو گی، آپ بات نہیں کر سکتے تو سپیکر صاحب کو بھیج دیں، ہمارا ایک جرگہ بنا دیں، ہم بات کر لیں گے، اس ہاؤس کا جرگہ بنا دیں۔ جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں آگ لگی ہوئی ہے، آگ، اس ٹائم اگر کوئی یہ نہیں سوچ رہا تو وہ غلط فہمی میں ہے اور یہ جن کرسیوں پہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں، یہ شاید پھر قصہ پارینہ ہو، مسلح لوگ وہاں پہ ہیں، خیبر پختونخوا میں No go area بن چکا ہے، یہاں پہ لاشیں گر رہی ہیں۔ میری گزارش اس میں آپ سے یہ ہے سپیکر صاحب، آپ سے توقع ہمیشہ ہمیں رہی ہے، میری آپ سے گزارش ہے، آپ اپنا کردار ادا کریں، آپ لیڈر آف دی ہاؤس کو بھی بلائیں، آپ پارلیمنٹری لیڈرز کو بھی بلائیں اور فی الفور بلائیں، اس کے اوپر ایک کمیٹی بنا کر یہ چھپن چھپائی نہیں چلے گی خیبر پختونخوا میں، خدارا کوئی سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ جناب سپیکر! کیا یہ ہاؤس اس لئے بنا ہوا ہے کہ لوگ صفائیاں دیں یا ہم ایک دوسرے کو گالیاں دیں؟ یہ ہاؤس اس لئے بنا ہوا ہے کہ ہم لوگوں کو تحفظ دے سکیں، ہم لوگوں کی بہتری کی بات کر سکیں اور بحیثیت، جناب سپیکر، آپ نے اور میں نے حلف اٹھایا ہوا ہے That we will protect, defend and preserve the Constitution of Pakistan اور اس حلف میں کیا لکھا ہوا ہے:

"That, as a member of the Provincial Assembly of……………………I will perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully, in accordance with the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the law and the rules of the Assembly, and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan:"

لیکن آپ کے اور چیف ایگزیکٹیو کے حلف میں ایک فقرہ زیادہ ہے اور یہ Drafter of the Constitution نے ایسے نہیں دیا، اس میں لکھا ہوا ہے سپیکر اور جو چیف منسٹر ہوتا ہے، اس کے حلف میں ایک پیراگراف دو زیادہ

جناب سپیکر، یہ بڑی غور That I will not allow my personal interest _ ہیں، وہ کہتا ہے
طلب بات ہے: "That I will not allow my personal interest to influence my
official conduct or my official decisions:" میں اپنی ذاتی خواہش کو کبھی بھی اپنے سرکاری فرائض میں یا سرکاری ڈیوٹی پہ اثر انداز نہیں ہونے دوں گا، یہ منسٹرز نے بھی یہی حلف اٹھایا ہوا ہے، تو یہاں پہ تو چھوٹی چھوٹی اناؤں پہ لڑائیاں ہو رہی ہیں، میری آپ سے گزارش ہو گی، صرف آپ سے ہمیں توقع ہے، پوری اپوزیشن آپ پہ اعتماد کرتی ہے، (تالیاں) آج ہم پھر Offer کرتے ہیں، خدارا یہ جو حکومت ستو پی کر سوئی ہوئی ہے، یہ جاگے، آپ کمیٹی بنائیں، لیڈر آف دی ہاؤس ہمارا لیڈر آف دی ہاؤس ہے، ہم نے تو کل بھی کہا، یہ ہمارا لیڈر آف دی ہاؤس ہے، ہم مانتے ہیں لیکن خدارا ہم کہتے ہیں رائے کا احترام ہونا چاہیئے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جس کے اوپر ہم Consensus build کر سکتے ہیں، آج آپ نے کمیٹی پختونخوا ہاؤس پہ بنائی، آپ کے ممبران تھے لیکن ہم ایک Unanimous conclusion پہ پہنچے اور میں لغمانی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، میں نے ان سے بات کی، میں نے کہا شاید یہ اختلاف کریں گے، جو پختونخوا ہاؤس کے اندر ایک ایشو بنا تھا، جو گورنر کی انیکسی انہوں نے اڑادی تھی، زور میں ہیں، طاقت میں ہیں، جبر کرنا چاہتے ہیں، کریں بابا! یہ کوئی احمد کنڈی کی یا بابر سلیم کی ذاتی پراپرٹی تو نہیں ہے، Governor of the Khyber Pakhtunkhwa ہے، اگر آپ کو اختلاف ہے اس سے، سو بار ہو، پرائم منسٹر سے آپ کو اختلاف ہو گا لیکن Working relations وہ آ چکے ہیں، وہ بیٹھے ہوئے ہیں، اسی میں ہم نے کام چلانا ہے، اختلاف بھی کریں گے لیکن اختلاف رائے کا احترام بھی کریں گے، آپ نے چھین لی، کیبنٹ نے کر دی گورنر کو By position اس کو بھی کوئی ایشو نہیں ہے، چیف منسٹر کو بھی ایشو نہیں ہے لیکن پورے پاکستان میں جگ ہنسائی خیبر پختونخوا کی ہوئی، سو جگہوں پہ ہمیں جواب دینا پڑا۔ جناب سپیکر! لیڈر آف دی ہاؤس تو میرا ذاتی رشتہ دار ہے، اس دن آئے، جب پہلی دفعہ آئے، یہاں پہ مجھے سامنے کرسی سے ماں بہن کی گالیاں انہوں نے دیں، آپ آج بھی ویڈیو نکال لیں لیکن جس طرح Chair نے Behave کیا ہے، ہم نے برداشت کیا کیونکہ ہمیں Chair کا تقدس زیادہ عزیز ہے، وہ احسان میاں خیل کو اشارے کر رہے تھے کہ کنڈی صاحب کو کہیں مجھے دیکھیں، میں ٹی وی پہ ان کو دیکھ رہا تھا، مجھے اچھے لگ رہے تھے، میں نے کہا یہاں پر زیادہ Smart لگ رہے ہیں، وہاں پہ دیکھتا رہا، کہنے کا مقصد یہ ہے جناب، Being a Chief Executive اگر آپ اس طرح چلیں، ٹھیک ہے آپ کا اور میرا ذاتی اختلاف ہو گا، بدقسمتی سے میں جیت گیا ہوں، آپ صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہیں، بابا! ایم پی اے آپ کے آگے کیا چیز ہے؟ تو میری گزارش صوبائی حکومت سے جناب سپیکر، دوبارہ آپ سے ہو گی، آپ کی وساطت سے ہو گی، میں اختتام کرنا چاہتا ہوں، آج بھی موقع ہے، اٹھ جائیں، اکیلے میں چیزیں اس طرح نہیں ہوں گی، پاکستان کی حقیقت کو آپ سمجھیں۔ کل بلاول بھٹو زرداری صاحب کا بیان آیا ہے کہ میرے دروازے پی ٹی آئی کے لئے کھلے ہیں، آپ نہ کریں بات چیت، آپ آئینی امنڈمنٹ کے اوپر مولانا فضل الرحمان صاحب کے گھر گئے، وہی ہمارا والا فار مولہ، بات چیت کی، دلیل سے بات کی، مکالمے سے بات کی، جن پوائنٹس پہ آپ اکٹھے ہو سکتے تھے

آپ اکٹھے ہو گئے، کل مولانا صاحب حکومت کے ساتھ فلسطین والے ایشو پہ حکومت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، پرسوں آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، جن باتوں پہ وہ ہمارے ساتھ Agree ہوئے، ہمارے ساتھ بیٹھے، جن باتوں پہ آپ کے ساتھ Agree ہیں آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں، کچھ ذاتی انا یا ذاتی اس کی بات تو نہیں ہے، میرا ایک نظریہ ہے، میں اس کے مطابق بات کرتا ہوں، آپ کو اختلاف کا حق ہے لیکن بہت سارے ایسے ایشوز ہیں جن کے اوپر ہم بیٹھ سکتے ہیں، مشترکہ ایشوز ہیں جناب سپیکر! یہ آگ صرف ان کی نہیں ہو گی، ہم سب کی ہو گی، ان کو جلدی ہے، میں اختتام کرتا ہوں، صرف اس بات پہ، خدارا ایک Inclusively ego سے ہٹ کر سپیکر صاحب، آپ یہ Initiative لیں، میری آپ سے درخواست ہے، حکومت کو بھی کہیں، ہماری تو Access ان تک نہیں ہے کہ ایک پورے ہاؤس کو کمیٹی بنانا چاہتے ہیں، تمام ذمہ دار لوگ ہیں، دنیا میں اس طرح ہوتا ہے، یہاں پہ آتے رہتے ہیں، لوگ آتے ہیں سیکیورٹی فورسز کے لوگ آتے ہیں، چیف ایگزیکٹیو آتے ہیں، چیف سیکرٹری آتے ہیں وہ بریفنگ دیتے ہیں سارے، الحمد للہ ہم حلف اٹھا کر آئے ہوئے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں نہیں پہلے ایک Secret meeting ہو، وہ بھی ہو سکتی ہے، پارلیمان اجازت دیتا ہے، آپ کے رولز اجازت دیتے ہیں، سپیشل کمیٹی بنانا چاہتے ہیں، بنائیں، جلدی بنائیں، اس وقت جو ہم سے ہاتھ سے چیزیں نکل جائیں، یہ چاہیئے تھا جو پہلے بنتی، ہم بار بار ان کو کہہ رہے ہیں کہ ایک کمیٹی بنائیں جس میں تمام پارٹیز کے لوگ ہوں، اس میں بیٹھ کر ایشوز کو Prioritize کریں کہ کن کن ایشوز پہ ہم اکٹھے ہو کر چل سکتے ہیں، ان شاء اللہ مجھے پورا یقین ہے ہم اس کو چلا سکتے ہیں آپ کی سربراہی میں، کوئی اتنا مسئلہ نہیں ہے اور آخر میں یہی کہوں گا:

سر رکھ دیں گے ہر پتھر پر دل رکھ دیں گے ہر ڈالی پر
ہم آنچ نہ آنے دیں گے اس خاک کی خوش اقبالی پر

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا میجر صاحب! آپ Respond کرنا چاہتے ہیں؟ اچھا، دو باتیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ جو ہمارے بچے شہید ہوئے ہیں، ان کے لئے دعا کر لیں اور پہلے دعا کر لیں پھر میں ایک دو Comments اور کر لیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: معزز اراکین اور وزراء صاحبان! جس طرح یہ ابھی آپ نے ساری باتیں سنیں تو میرا خیال ہے یہ صائب بات ہے، یہ جو Unrest ہے، یہ ہمارے صوبے کو مزید انتشار کی طرف لے جائے گا۔ اس میں شامل ہونے والے ایک پی ٹی ایم ہے، ایک پشتون جرگہ ہے، اس کو ہم کیسے Differentiate کریں گے کون ہمیں بتائے گا کہ یہ کیا ہے؟ پشتون جرگے میں تو پشتونوں کے بچے آ رہے ہیں، پی ٹی ایم کو کالعدم قرار دے دیا گیا، وہ ایک علیٰحدہ ڈیبیٹ ہے، کورٹ نے اس کو Endorse کیا، وہ اپنی جگہ ایک قانونی بات ہے مگر جو ابھی تک اطلاعات آ رہی ہیں پورے صوبے سے، ان لوگوں کی اور بچوں کی موومنٹ شروع ہوئی ہے تو یہ کس کے بچے ہیں؟ یہ صوبے کے بچے ہیں، یہ ہماری قوموں کے بچے ہیں، تو میرا خیال ہے اس کے اوپر یہ بالکل جائز بات ہے کہ اس میں دو باتیں ہو سکتی ہیں، ہم پورے

ہاؤس کو بھی موشن کے ذریعے Declare کر سکتے ہیں ایک کمیٹی اور پھر چیف سیکرٹری کو اور آئی جی کو ہم ہدایت کر سکتے ہیں کہ وہ یہاں آکر ہمیں Situation brief کریں کہ یہ کس کے کہنے پہ ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے اور اس کے پیچھے Reasons کیا ہیں؟ دوسرا یہ ہے کہ ہم جناب آنریبل چیف منسٹر کی سربراہی میں تمام پارلیمنٹری لیڈرز کی ایک وہ قائم کر دیں اور اس کمیٹی میں چیف سیکرٹری اور آئی جی پی کو ہدایت کر دیں کہ وہ وہاں آکر ہمیں بریفنگ دے دیں اور پھر اس کے مطابق ہاؤس میں بات ہو جائے، تو اب یہ آپ بات کریں پھر جس طرح یہ مناسب سمجھتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے، تو پھر اس پر Respond کر دیں۔

<u>جناب محمد سجاد (وزیر زراعت)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایک ہے ریاست اور ریاست کے احکامات، آئین قانون اور دوسرا ہمارے حالات، جو آج کافی عرصے سے چل رہے تھے اور یہ Subject بڑا گرم تھا آج اور اس سے ایک دو دن پہلے کچھ ناخوشگوار واقعات جو ہوئے ہیں، ہمارے اپوزیشن اراکین احمد کنڈی صاحب، نثار باز صاحب، عثمان لالا، یہ سارے، جتنی بھی انہوں نے باتیں کی ہیں، ہم سمجھ رہے تھے کہ صرف بات آج کے واقعہ پہ مرکوز رہے گی لیکن کچھ ایسی باتیں بھی کی ہیں جن کا اس کے ساتھ کوئی Relevancy بن تو نہیں رہی تھی، جواب تو الحمد للہ سب چیزوں کا ہے ہمارے پاس، لیکن اچھا نہیں لگتا، جب ادھر اموات ہو گئیں اور ناخوشگوار واقعہ ہو گیا اور اس کے باوجود بھی ہم آپس میں ایک دوسرے کو جواب دیتے رہیں تو مناسب یہ ہے کہ ہم اپنی ساری توجہ اسی واقعہ پہ رکھیں اور جواب دینے سے گریز کریں۔ جہاں تک بات ریاستی احکامات کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صوبائی حکومت ہو یا جو بھی ادارہ ہو، ماتحت ادارے جتنے ہوتے ہیں یا حکومتیں صوبائی جتنی بھی ہوتی ہیں یا ضلعی حکومتیں، وہ پابند ہوتی ہیں کہ ریاستی احکامات کو وہ فوری خندہ پیشانی کے ساتھ پورا بھی کریں اور اس میں کوئی کوتاہی بھی نہ کریں لیکن جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ہماری جتنی بھی اپوزیشن ہے یا ساری جماعتیں اس وقت اقتدار میں ہیں، جہاں سے یہ جماعت کالعدم قرار دی گئی اور اس کے علاوہ ان کے خلاف Crack down شروع ہوا، تاریخ جب لکھی جاتی ہے یہ بہت تلخ ہوتی ہے اور اس میں کوئی جو ہے ناں رہتا نہیں ہے، بابڑہ کے مقام پر 1948 میں جو واقعہ ہوا، تاریخ میں بالکل لکھا ہوا ہے، خواہ اس وقت چھپایا گیا لیکن ابھی تک بھی وہ تاریخ کے اوراق میں بالکل زندہ ہے اور اس میں اس وقت کا جو بھی ادھر والی وارث تھا، اس کو بڑے ناموں سے اس کو لکھا ہوا ہے کہ اس نے کیا کیا تھا اور پھر چوک یادگار پہ اور پھر مختلف جگہوں پہ تقریروں میں کیا کہا اور جو بھی ہوا سب کے سامنے ہے اور اسی طرح پھر لیاقت باغ میں، کس پارٹی کی حکومت تھی اور پھر کتنے پشتونوں کو جو ہے ناں ادھر سیاست کی بھینٹ چڑھا دیا گیا اور اسی طرح 80ء کی دہائی میں پشتونوں کے ساتھ کیا ہوا، جو ابھی تک چل رہا ہے، تو تاریخ میں ان سب کے نام ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ پشتونوں کے ساتھ اس طرح ہو رہا ہے، تو یہ ان کو چاہیئے تھا کہ جب ادھر سے احکامات آ رہے تھے اور اس جماعت کو کالعدم کیا جا رہا تھا تو یہی سیاسی جماعتیں ہیں، یہ ادھر بیٹھی ہوئی ہیں حکومت میں اور ادھر ہی سے یہ کاغذات آ رہے ہیں، یہ فیصلے ادھر ہی سے ہوئے ہیں، ان کو چاہیئے تھا کہ جب Interior Ministry اتنی طاقتور ہے اور وہ بغیر کسی سے مشورہ کئے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو ہماری اپنی یہ اسمبلی جو بیٹھی ہوئی ہے، پوری صوبائی حکومت بیٹھی ہوئی

ہے،ان سے مشاورت کرتے جناب سپیکر! افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ ہماری جو وفاقی حکومت ہے اور اس کے ساتھ جتنی بھی جماعتیں شامل ہیں، بالواسطہ، Directly یا Indirectly جو ان کو Support کر رہی ہیں، یہ بہت بھی کہیں، نہ کہ ہم حکومت میں نہیں ہیں لیکن یہ براہ راست اس حکومت کا حصہ ہیں، ان کو اس وقت چاہیئے تھا کہ ادھر یہ بات کرتے کہ آپ Directly کیسے ان لوگوں کے اوپر Crack down کر رہے ہیں اور احکامات دے رہے ہیں اور وہ جو ہے ناں اس طرح بڑا مسئلہ بن جائے گا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری اسٹیبلشمنٹ کو بھی ان لوگوں نے مکمل طور پر مفلوج کیا ہوا ہے، یہ جو مشورے ہمیں ادھر دے رہے ہیں، یہ مشورے ان کو ادھر بھی دینے چاہیئے تھے، اپنا اپنا حصہ ڈالتے اس میں، وفاقی حکومت کو روکتے کہ بھئی! سیاسی راستہ اپناؤ، Political wisdom اپناؤ، بجائے اس کے کہ آپ ادارے کو غلط Feed کر کے اور اداروں کو انہوں نے آگے لگایا ہوا ہے، ان کی ایک تاریخ ہے جناب سپیکر! ان لوگوں کی ایک تاریخ ہے، آپ دیکھیں کہ ہمیں پچھلے دنوں ایک قائد نے، ان کا جو پارٹی کا ایک قائد ہے، اس نے برملا ہمیں بھیڑ بکریاں کہا ہے، اب جب آپ ہمیں بھیڑ بکریاں پکاریں گے، سیاسی قیادت بھی ایک پارٹی کی کر رہے ہیں اور پھر جب آپ ہمیں بے وقوف کہیں گے اور پھر آپ جب ہمیں دہشتگرد کہیں گے، جب ایسے القابات آپ دیں گے تو یہ ایک Mindset ہے، حالانکہ ہمارے ادارے، اسٹیبلشمنٹ جو ہے وہ ان کے ماتحت ہے، ایسی کوئی بات نہیں، یہ میں مانتا ہی نہیں ہوں کہ اسٹیبلشمنٹ ان کے ماتحت نہیں ہے، تو اسٹیبلشمنٹ جو ہے ناں یہ اقرار بھی کر رہی ہے کہ ہم بااختیار وزیراعظم ہیں، تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ Interior Ministry کسی نہ کسی درجے میں مشورہ کرتی صوبائی حکومت سے، Two-third majority والی صوبائی حکومت بیٹھی ہوئی ہے کہ اس مسئلے کو ہم کیسے Tackle کریں؟ باقی جو ان کے مشورے ہیں کہ ہم نے پارلیمانی پارٹی بنانی ہے، ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ بالکل ہونی چاہیئے اور اس میں ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کی نمائندگی ہو اور ہر پارٹی کی اس میں نمائندگی او پارلیمانی لیڈر اس میں موجود ہو، جو بھی فیصلہ ہو تاکہ ہمارا اتفاق بھی ظاہر ہو اور یہ بھی ظاہر ہو کہ یہ سارے پختونخوا صوبے کے جتنے بھی ممبران ہیں، یہ سارے اس بات پہ Agree ہیں کہ ایک پارٹی ہونی چاہیئے اور وہی پارٹی اس ایشو کو Tackle کرے، ہر فورم پہ Tackle کرے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم اس میں آپ کو الگ سے رکھ رہے ہیں اور ہم اس میں کوئی، یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے جناب سپیکر، یہ آگ جو لگ گئی ہے، ہم تو کہہ رہے تھے کہ خدارا آپ Directly ان لوگوں کو Tackle کرنے کی کوشش نہ کریں، آپ نے ایک ایسی ٹکر لی ان سے، یہ تو جناب سپیکر، پتہ ہے آپ کو کہ وہ کتنا مشہور محاورہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ:

پہ پستہ خولہ پہ خوږه خبره باندې مړه یو

مونږ په ضد منلې شوی پښتانه یو

تو جناب سپیکر! آپ تو ایسی ٹکر لے رہے ہیں کہ اس سے آپ جان نہیں چھڑا سکیں گے اور میں ذاتی طور پر یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ ہمارے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے کہ کسی طریقے سے حالات کو اس بگاڑ پہ لے آئیں، اس نہج پہ لے آئیں کہ ان کو ایک بہانہ مل جائے کہ دیکھو اس حکومت سے سنبھالا ہی نہیں جا رہا ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ

آپ لوگ آئیں، سب سے پہلے تو آپ لوگ اپنی اپنی قیادت سے رابطہ کریں اور ان کو سمجھائیں، ادھر آپ لوگ جا کر بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر، کب سے یہ لیٹر نکلا ہوا ہے لیکن بجائے اس کے کہ اپنی قیادت سے بات کریں کہ آپ تو اثر ورسوخ والے ہیں، وفاقی حکومت آپ لوگوں کی ہے اور ادھر کے Interior Minister کو پکڑیں کہ بھئی! آپ نے یہ کیا ہماری طرف بھیج دیا ہے، کیوں یہ صوبہ آپ لوگوں کا نہیں ہے؟ ہمیں آئین کا سبق سکھاتے ہیں، ہمیں ہر روز آئین اور اس کی شقوں کا اور یہ چیزیں ہمیں بتاتے رہتے ہیں، یہ آپ اپنے ان اکابرین کو بھی بتائیں، جب بھی ہم پہ ایسا وقت آیا ہے جناب سپیکر، یہ حقیقت بات ہے، پشتونوں پہ جب بھی ایسا کبھی بھی وقت آیا ہے، ان لوگوں نے اپنا حصہ ہمارے خلاف ڈالا ہے، ابھی غیرت کی بات کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں غیرت نہیں ہے، خدارا یہ کیسی غیرت ہے جو آپ کی پامال ہو رہی ہے؟ جب ہمیں بھیڑ بکریاں کہتے ہیں تو یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو نہیں کہہ رہے، سب سے پہلے یہ آپ کو بھیڑ بکریاں کہہ رہے ہیں، اس کے بعد ہم آتے ہیں اور پھر کبھی کہتے ہیں کہ آپ لوگ جو ہیں ناں ادھر خود ساختہ جلاوطنی، او بھئی! کیا یہ کونسی باتیں کر رہے ہیں؟ اس طرح تو ہم بہت ساری باتیں سنتے ہیں کہ آصف زرداری صاحب کا جو ہے ناں، بی بی نے نواز شریف سے درخواست کر کے کہا تھا کہ اس کو جیل میں اندر ڈالو، ہم ان باتوں پہ یقین نہیں کرتے ہیں، ہم پارٹی کی پروفائل کو دیکھ کر بات کرتے ہیں اور پھر منافق ہمیں آج بھی، بجائے اس کے کہ ہم بحث کریں اس واقعے پہ، آج بھی ہمیں کہتے ہیں کہ بڑے منافق ہیں، آپ لوگ جھوٹے ہیں، او بھئی! تو سب سے بڑا جھوٹا تو شہباز شریف ہے، وہ برملا کہہ رہا تھا کہ اس آصف زرداری کو میں نے اگر روڈ پہ نہ گھسیٹا تو میرا نام شہباز شریف نہیں ہے اور اشارے بھی کر رہا تھا۔ جناب سپیکر، ایسی باتیں کرنے کا کیا فائدہ ہے، آئیں مل کر جو تجویز آپ لوگوں نے دی ہے، اس تجویز پہ چلتے ہیں اور یہ پارلیمانی ایک مشترکہ وہ بناتے ہیں جس طریقے سے جناب سپیکر، انہوں نے Recommend کیا، نثار باز صاحب نے اور احمد کنڈی صاحب نے اور عثمان صاحب نے، جس طرح انہوں نے Recommend کیا، ہم بالکل Agree کرتے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یکجا ہو کر اس معاملے کو Tackle بھی کرتے ہیں اور ان کا ابھی ہم نے مقابلہ کرنا ہے، کس طرح؟ سیاست کے ساتھ، مشورے کے ساتھ، کس لئے؟ تاکہ مزید حالات خراب نہ ہو جائیں۔ جناب سپیکر! ہمارا ایک ہی مقصد ہے کہ ہمارے جتنے بھی یہ جو لوگ مر رہے ہیں، ابھی مزید ہم لاشیں اٹھانے کے متحمل ہیں نہیں، جناب سپیکر، 80 ہزار سے زیادہ جانیں ہماری جا چکی ہیں، ایسی جنگ میں جو ہمیں معلوم ہی نہیں ہے کس کی جنگ ہے؟ اور کسی پہ الزام لگانا، اداروں پہ الزام لگانا، ایک دوسرے پہ الزام لگانا، صوبائی حکومت پہ الزام لگانا جناب سپیکر، وقت اس کا نہیں ہے، وقت اس کا ہے کہ اس کی فوری روک تھام ہو جائے، کسی طریقے سے یہ رک جائے، مزید آگے نہ بڑھیں۔ تو آخر میں میں گزارش کرتا ہوں اپنے اپوزیشن کے جتنے بھی اراکین ہیں، ہم نے کبھی ایسا وہ نہیں کیا کہ آپ کی کہیں بے اکرامی نہ ہو، کہیں آپ لوگ اس کو تضحیک نہ سمجھیں، بعض اوقات ہم کہتے ہیں کہ ایسی باتوں سے اجتناب کیا جائے کہ ایک دوسرے کی کمزوریوں کو ہم پکڑیں اور جو اصل مدعا ہے وہ ہم بھول جائیں، ہمارا آج سے اصل مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ کسی نہ کسی طریقے سے ہم سارے مل کر، خواہ وہ ہم وفاقی حکومت سے بات کریں یا اداروں سے بات کریں یا جو بھی فورم اختیار

کریں کہ ان حالات کو ایسے کنٹرول کریں کہ دوبارہ اگر Normal نہیں لا سکتے، کم از کم ان کی روک تھام تو ہو جائے تاکہ مزید نقصان نہ ہو۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عبدالغنی خان! عبدالغنی خان بات کر لیں پھر آپ کر لیں سردار صاحب۔

جناب عبدالغنی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، عبدالغنی خان۔

جناب عبدالغنی: جی سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ بات کریں۔ وزیر محترم گورنمنٹ کا مؤقف دینا چاہ رہے تھے، آپ بات کریں۔

جناب عبدالغنی: میں تین منٹ میں ختم کر لوں گا۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب عبدالغنی: سپیکر صاحب! زه د پانچ هزار سال نه پښتون یم، د چوده سو سال نه مسلمان یم او د سنتر سال نه چې کوم دے پاکستانے یم۔ سپیکر صاحب، دا د پښتنو جرګې د پینځه زره کالو نه کیږی او دا زمونږه روایات دی، په پښتنو کښې چې کله هم په علاقه باندې سخته راشی یا دوه کسانو جهګړه راشی یا د دوه قومونو جهګړه راشی، په هغې کښې قبائل او پښتانه چې کوم دے خپلې فیصلې کوی۔ د خیبر په مقام باندې چې کومه جرګه کیږی، دا د یو Federation نه ده، دا د ټول پښتون قوم ده چې دا پښتون قوم دلته جرګه کوی او جرګه مونږ له د خپل آباؤ اجداد چې کوم دے پینځه زره کالو نه تاریخ پاتې شوے دے۔ نن وفاقی حکومت په یو Federation باندې پابندی یا کالعدم کول، آیا دا جرګه د یو Federation ده، آیا دا جرګه دا د PTM ده؟ دا د یو Federation نه ده، دا د یو تنظیم نه ده، دا د ټول پښتون قوم جرګه ده او بیا په هغې باندې کوم شیلنګ، کوم حکومتی فائرنګ سپیکر صاحب، د دغه ملک د پاره، د دغه ریاست د پاره دغه قبائلو خپل ځانونه هم قربان کړی دی، Displace شوی هم دی، بازارونه هم تباه شوی دی، معیشت هم تباه شو۔ په هر کاله (کور) کښې چې کوم دے یتیمانان هم دی، په هر کاله (کور) کښې چې کوم دے کنډه خور هم ده، په هر کاله (کور) کښې بوره مور هم ده، د دغه ریاست د پاره سنتر سال دغه قبائلو د دغه بارډر بغیر تنخواه څوکیداری کړې ده چې د باجوړ نه واخله تر North او South پورې نن چې کوم دے زه محب وطن دا خبره کوم چې کوم سړے د د غه ملک د آئین او د دستور خبره کوی، مونږه ئې ملګری یو، مونږه ملګرتیا کوؤ۔ سپیکر صاحب، په دې باندې کارروائی اوشوله، وفاقی حکومت محسن نقوی چیف سیکرټری او آئی جی له لیټر کول، زه هغه ریاستی ادارو نه سوال کوم، جولئ ورته نیسم چې دا قبائل نور مه وژنه، دا محب وطن دی، دوئ د هغه وطن د

پاره، کشمیر چا آزاد کړے دے؟ دغه قبائلو آزاد کړے دے، د دې ملک د پاره قربانئ چا ورکړې دی؟ دغه قبائلو ورکړې دی۔ سپیکر صاحب، تشدد، دا د دې یوې خبرې حل هم نه دے، مذاکرات د اوکړلې شی، د خوش اسلوبئی نه د چې کوم دے کار واغستلے شی، مصلحت د اوکړی، فائرنګ کول، شیلنګ کول د دې خبرې حل نه دے۔ زه دا وایم چې په دې علاقه او په دې سیمه کښې د نور حالات خراب نه شی، زمونږ د خویندو او د میندو په ژړا باندې چې کوم دے مخونه سره دی، سترګې ئې د اوښکو نه ډکې دی، زه نورې ژړاګانې نه شم کولې، زما بچی وژنی، زه د ریاست نه او د ریاستی ادارونه سوال کوم چې د مصالحت نه کار واخله، د خوش اسلوبئی نه کار واخله، د مذاکراتو نه کار واخله، نور د طاقت استعمال مه کوه، (تالیاں) زه مړ کیږم او خلق چپ دی، مسلمانان دی، زمونږ ګناه څه ده؟ زه امن غواړم، زه په خپل معدنیاتو باندې اختیار غواړم، زه په خپله سیمه کښې په خپل وطن کښې آبادیدل غواړم، زه د امن خبره کوم، زه د خوشحالئ خبره کوم، زه د دغه ملک قانون او د آئین او د دستور خبره کوم خو زما څوک خبره نه اؤری، زما اووه کسه، په تیر شل کاله کښې قبائلی ځوانان د دغې خاورې د پاره، د دغه ریاست د پاره څومره خلقو قربانئی ورکړې، څومره شهیدان شول؟ زه دا خبره کوم، د دې خبرې مقصد مې دا وو چې چیف سیکرټری او آئی جی چې کوم دے، لکه څنګه کنډی صاحب خبره اوکړه، نورو ملګرو خبره اوکړه، میجر صاحب خبره اوکړه، منسټر صاحب، ایوان له ئې رااوغواړئ او پکار ده چې د ایوان په اعتماد کښې اغستل شوے وے چې ته په صوبه کښې په یو فیډریشن باندې پابندی لګوې، کالعدم کوې، پکار ده چې دا ایوان ئې په اعتماد کښی اغستے وے، دا حکومت ئې په اعتماد کښې اغستے وے۔ نو سپیکر صاحب! مونږ نور په دې خاوره، په دې سیمه، په دې علاقه کښې نه جنګ غواړو، نه فساد غواړو، نه تشدد غواړو، مونږ د امن خبره کوؤ خو یو خبره زه کوم چې کوم خلق چې کوم ریاستی ادارې دی، هغوی له دا وایم چې دا کومه جرګه کیږی، د PTM نه ده، دا د ټول پښتون قوم ده، آیا ته د ټول پښتون قوم خلاف کارروائی کوې، ته د پښتون خلاف کارروائی کوې؟ د دغې سره به دا سیمه او په دې وطن کښې بدامنی به نوره هم راشي، حالات به د کنټرول نه اوځی، د هوش نه د کار واغستے شي۔ زه په آخر کښې سپیکر صاحب، ستاسو هم شکریه ادا کوم چې ټائم مو راکړو خو ډیره انتهائی Serious issue ده چې زما ضلع ده، زما په ضلع کښې دا جرګه کیږی د پښتنو، نن پکښې شهیدان هم شول، زخمیان هم په هسپتالونو کښې پراته دی، نو سپیکر صاحب، چې نور تصادم اونشی، نور شیلنګ پرې اونشی، نور د طاقت استعمال پرې اونشی، فوری طور باندې د د دغه څیزونو روک تهام اوشی۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار شاہجہان یوسف صاحب۔

سردار شاہجہان یوسف: شکریہ جناب سپیکر! آج اس مسئلے پر بحث ہو رہی ہے۔ میری گزارش تھی کل میں بات کرتا، کل کا دن تھا۔ تقریباً آج سے انیس سال پہلے ہمارے ریجن میں میں On my district، میرا جو ڈسٹرکٹ ہے، اس میں تقریباً بیس سے پچیس ہزار لوگ شہید ہوئے تھے اس حادثے میں، لیکن کل ایسا موقع نہ ملا جس پہ بات ہو سکتی، پھر بعد میں وقت گزر چکا تھا اور میں یہ Expect کر رہا تھا کہ کل کا دن اس صوبے کے لئے 8 اکتوبر کا دن جو ہے وہ ایک بڑا ہولناک حادثہ، پوری دنیا میں جس کو سمجھا بھی جاتا ہے اور اس ریجن کے لئے بھی بہت بڑا وہ حادثہ ہوا تھا، سانحہ ہوا تھا، اس حوالے سے سی ایم صاحب جب کل آئے تھے تو کل وہ بات کرتے، وہ ہزارہ اور شانگلہ تک کے جو لوگ، جو اضلاع ہیں، ان کے لوگوں کے لئے، ان کے دکھوں اور ان کے درد کا ایک مداوا بنتے لیکن کل سی ایم صاحب نے جو کہانی سنائی تو اس میں تو میں اب کیا کہوں، بڑی بڑی باتیں ہو گئیں، ہمارے Colleagues نے بھی باتیں کیں، آنریبل ممبران نے، منسٹرز صاحبان نے بھی باتیں کیں، (شور) میں بات کرتا ہوں I will talk to you, I will go on that issue میں بات کرتا ہوں اس ایشو پہ، آپ ذرا ایک بات کریں، میں اسی پہ بات کرتا ہوں، میں بات کرتا ہوں، میں بات کرتا ہوں، (شور) دیکھیں ناں آپ نے بھی ایشو پہ بات کی ہے، میجر صاحب نے کچھ باتیں کیں، وہ ایشو کے بغیر تھیں، بھیڑ بکریوں والی باتیں کیں، وہ ایشو پہ تو نہیں بات کی تھی ناں، جب آپ کی ہم سنتے ہیں تو ہمت کریں، الحمد للہ بڑی ہمت کی، ہم داد دیتے ہیں سپیکر صاحب کو بھی اور آپ سب کو کہ آپ بات سنتے بھی ہیں، سناتے بھی ہیں اور ہم بھی سنتے ہیں، اب یہ جو ایشو ہے، اب یہ جو ایشو ہے اس کی تاریخ ہے، اگر اس کی تاریخ کو اگر آپ جانیں تو آپ ہی کا Create کیا ہوا ایشو ہے، آپ نے یہاں پہ دس سال بارہ سال حکومت کی ہے اس صوبے میں، اگر دس سال بارہ سال میں آپ پختونوں کے دکھوں کا مداوا نہیں کر سکے، چار سال آپ نے فیڈرل میں حکومت کی، اس کا مداوا نہیں کر سکے، آج اگر یہ حالات پیدا ہوئے ہیں تو یہ کس وجہ سے پیدا ہوئے ہیں، دس سال تک آپ حکومت کرتے رہے اور آج اگر یہ Situation ہوئی ہے تو اس میں جرگہ بٹھایا گیا، جرگہ بیٹھنے کے لئے اجازت مانگی گئی اور پھر اس میں کس کی ایڈمنسٹریشن تھی؟ اس میں آرمی اس وقت نہیں تھی، (آرٹیکل) 245 اس وقت نہیں لگا تھا لیکن آپ ہی کی Enforcement agencies نے اگر وہاں پہ شیلنگ کی، ان کا جرگہ اٹھایا، ان کو نہیں بیٹھنے دیا تو آج یہ حالات جب پیدا ہوئے تو آپ اب بات کرتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہماری پارٹی یہاں پہ جو پارلیمنٹری پارٹی ہے، وہ آپ کے ساتھ ہے، آپ کے ساتھ کھڑی ہو کر بات کرے گی لیکن اس کے پیچھے ہمیں جانا پڑے گا کہ یہ کیوں ہوا اور کس لئے ہوا؟ اگر آپ نے دس سال تک اس صوبے پہ حکومت کر کے، اگر پانچ سال تک آپ فاٹا کا ریجن جو ہے وہ پانچ سال ہوئے ہیں کہ ابھی ہمارے ساتھ ضم ہوا ہے تو پانچ سال تک اگر آپ اس کے لئے کوئی حل نہیں نکال سکے تھے جس میں آپ کی فیڈرل گورنمنٹ بھی تھی تو پھر آج آپ اگر یہ بات کرتے ہیں کہ سب چیزیں فیڈرل گورنمنٹ پہ ہیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، ان دکھی لوگوں کے ساتھ ہیں،

(تالیاں) ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو لاشیں، دونوں طرف سے جو ہمارے بھائی ہیں، آرمی میں جو نوجوان ہیں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور جو لوگ وہاں پہ زخمی ہو رہے ہیں، لاشیں گر رہی ہیں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن Behavior کی بات، Attitude کی بات، آپ کا Attitude ہی ایسا تھا، آپ نے جو ایک سال یا چھ مہینے ابھی حکومت کی ہے، کنڈی صاحب بار بار بات کرتے ہیں، آپ نے کبھی بات کی ہے، آج تو کھل کر بات کر دی کہ جناب سپیکر! اس گورنمنٹ کیونکہ State کے Pillars یا کسی بھی پارلیمنٹ کے ساتھ، گورنمنٹ کے ساتھ Executive and the Parliament دو Different ادارے ہیں، مقننہ کی اپنی ذمہ داری ہے لیکن ایگزیکٹیو کی اپنی ایک ذمہ داری ہے، یہ ذمہ داری ایگزیکٹیو کی تھی کہ وہ ایگزیکٹیو میں بات کریں، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اپنے حقوق کے لئے بھی بات کریں، اب آپ جب اسلام آباد گئے، آپ جب اسلام آباد گئے تو بہت سے میرے ساتھی جو پی ٹی آئی سے تعلق رکھتے ہیں، وہ آپ کے اس جلوس میں، جلسے میں میرے ریجن سے، میرے علاقے سے وہاں گئے اور ان کے بالوں (لڑکوں) نے واپس آکر ہم سے جو باتیں کیں، تو ان لوگوں کے ذہن میں آپ نے کیا ڈالا کہ ہم جہاد کے لئے جا رہے ہیں، کونسا جہاد وہاں پہ اسلام آباد میں کر رہے ہیں؟ آپ جائیں اپنے صوبے کے حقوق کے لئے، اپنے صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے جائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کے ساتھ چلیں گے، ہم تمام پارلیمنٹیرینز چاہے وہاں پہ کسی کی بھی حکومت ہو فیڈرل میں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے اس صوبے کے حقوق کے لئے، (تالیاں) صوبے کے حقوق کی آواز اٹھائیں گے، آج "کے پی ہاؤس" کی آپ نے بات کی، اس کو Seal کیا گیا، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، "کے پی ہاؤس" ہمارا اتنا ہی ہے جتنا آپ کا ہے، وہ علیٰحدہ بات ہے کہ جب سے چیف منسٹر صاحب آئے ہیں، وہاں پہ ایک کمرہ ایم پی ایز کو نہیں مل رہا، یہ گلے شکوے بعد کی باتیں ہیں لیکن یہ ہماری ضرورت ہے، ہمارے صوبے کے Assets ہیں اور صوبے کے ان Assets کے لئے بات کرنا ہمارا حق بنتا ہے لیکن جناب سپیکر، یہ ایشو اتنا زیادہ گھمبیر اگر آج بنا ہے تو اس کا موجد کون ہے؟ اس کا موجد حکومت ہے، لوگوں میں Disparity پیدا ہوئی، لوگوں میں Deprivation پیدا ہوئی اسی لئے جرگے بنے، اسی لئے لوگ دوسری طرف دیکھنے لگے کہ شاید دوسری طرف سے ہمیں کچھ ملے، آج یہی حالت ہے، اسی وجہ سے لوگ نکل رہے ہیں، تو آج میرے بہت سے ساتھی، ہمارا ریجن الحمد للہ ہزارہ پرامن ہے، پرامن رہے گا، اللہ کرے پرامن رہے اور ہم کہتے ہیں کہ پورا صوبہ پرامن رہے لیکن ساؤتھ کے ہمارے ایم پی ایز ساتھی جو بات کرتے ہیں کہ وہاں دن کے وقت آپ نکل سکتے ہیں، رات کو نکل بھی نہیں سکتے، تو یہ ساری چیزیں ہمارے لئے میں سمجھتا ہوں ہم اس سے زیادہ آپ کے لئے، کیونکہ آپ کی حکومت تھی، آپ کے لئے بہت بڑا چیلنج ہونا چاہیئے، اس کو Accept کرنا ہوگا آپ نے، یہ آپ کا پیدا کیا ہوا ہے، اس کو آپ نے بیٹھ کر ختم کرنا ہے، ہم آپ کا ساتھ دیں گے جو بھی ممکن ہو سکا، جہاں پہ آپ اگر کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو We welcome ہم آپ کو Welcome کرتے ہیں کہ کمیٹی بنائیں، (تالیاں) ہم بھی اس میں ہوں گے، اپنی بات کریں گے، اپنی پارٹی کی بات کریں گے، فیڈریشن سے اگر کوئی بات کرنی ہے تو ہم ان شاء اللہ آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ Respond کرتے ہیں؟ میرا خیال ہے Response لے لیں، گورنمنٹ سے Response لے لیں تو اسے کسی جگہ کو سمیٹیں، باتیں تو بہت ہو سکتی ہیں مگر۔۔۔۔۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشۡرَحۡ لِی صَدۡرِی O وَیَسِّرۡ لِیۤ اَمۡرِی O وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِی O یَفۡقَهُوا قَوۡلِی۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِینُ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج تو میں Expect کر رہا تھا کہ کم از کم آج کے دن Political point scoring نہیں ہو گی اور ایشو کے اوپر بات ہو گی کیونکہ اس وقت پختون کا خون گرا ہے اور پختون کا خون اتنا سستا نہیں ہے کہ وہ ابھی زمین پہ خشک نہیں ہوا اور اس وقت ہم سیاست سیاست کھیل رہے ہیں، اگر ہم اب بھی اس کے اوپر بات کریں تو پھر میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔ سر، ہم اس لئے بات بار بار کہنا چاہ رہے ہیں کہ آپ ذرا ٹائم کم دیں، اگر آپ باقی صوبوں میں دیکھیں اور اسمبلیوں میں دیکھیں، ہمارے ممبران کو وہاں پہ پانچ منٹ بھی نہیں دیئے جاتے، فیڈرل گورنمنٹ میں دو منٹ بھی نہیں دیئے جاتے کہ وہ اپنی بات کو مکمل کریں جی، وہاں سے Off کریں، تو یہ ہے کہ جس ایشو کے اوپر بات ہو رہی ہے، اس ایشو کے اوپر بات کریں سر، میں Welcome کرتا ہوں، جتنے ہمارے بھائی ہیں، پارلیمنٹری لیڈرز ہیں یا جو ہمارے پارٹیوں کے نمائندگان ہیں، انہوں نے اس ایشو کے اوپر جو بات کی اور پھر میں میجر صاحب کی بات کو Second کرتا ہوں کہ مجھے اس چیز کے اندر کوئی سازش نظر آ رہی ہے سر، وہ سازش ایسی ہے کہ تین ماہ پہلے جو جرگہ اناؤنس ہوا ہے، تین ماہ کے دوران نہ تو فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کوئی Engagement ہوئی ان کے ساتھ، جبکہ اس وقت وہ Proscribed بھی نہیں تھے، Ban بھی نہیں تھے، ہونا یہ چاہیئے کہ جب ملک کے اندر آپ کو پتہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد میں لوگ اپنے حقوق کے لئے جمع ہونے جا رہے ہیں تو آپ ان کے ساتھ Engagement کریں، ان کو بلائیں، ان کے ساتھ بیٹھیں اور کوشش کریں کہ ان کے مسائل جو ہیں وہ حل کریں یا کسی Minimum agenda کے اوپر آپ متفق ہو جائیں۔ سر، Engagement تو نہیں ہوئی، بات یہاں تک پہنچی کہ جب انہوں نے خیمے لگانا چاہے تو ان کے اوپر بغیر صوبائی حکومت کی مشاورت کے اور اس معزز جرگہ اسمبلی کو اعتماد میں لئے بغیر ان کے اوپر شیلنگ ہوئی Interior Ministry کی طرف سے، وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے طور پہ، صوبائی حکومت نے اپنے طو پہ ان کے ساتھ Engagement کی، ہماری پارٹی ان کے ساتھ ملی اور ان کو کہا کہ اگر آپ آئین کے اندر، قانون کے اندر جو آپ کے مطالبات ہیں، وہ کرتے ہیں تو آپ کریں لیکن قانون اور آئین سے باہر نہ جائیں۔ اب سر، جو بات کرتے ہیں اور Performance کے اوپر بات کرتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کسی دن میں ان کو آئینہ دکھاؤں گا، اپنی Performance بھی دکھاؤں گا اور ان کی Performance بھی ان کو دکھاؤں گا۔ (تالیاں) جو جو لوگ کرپشن کی بات کرتے ہیں، ان شاء اللہ ایک دن میں ان کو آئینہ دکھاؤں گا، جو Plea bargain انہوں نے کی ہے وہ بھی دکھاؤں گا اور اپنا بھی دکھاؤں گا کہ ہم نے کتنے لوگوں کو اس بنیاد پہ اپنی پارٹی سے نکالا ہے؟ سر، ساری باتیں کریں

گے لیکن وہ آج کا موقع نہیں ہے سر، فیڈرل گورنمنٹ کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ، حکومت، یہ منظر عام پہ میں لانا چاہتا ہوں، انہوں نے پی ٹی ایم کو Proscribe کیا اور اس بنیاد پہ یہاں ان کے اوپر شیلنگ کی، ان کے اوپر فائرنگ ہوئی اور اس میں تین لوگ شہید ہوئے، اب جو تین لوگ شہید ہوئے، صوبائی حکومت نے پہلے بھی کہا تھا، جب وہ یہ آرڈر جاری کر رہے تھے، چیف منسٹر صاحب نے پہلے بھی کہا، جب وہ آرڈر جاری کر رہے تھے کہ میرے صوبے کے اندر Law and Order کی Situation پیدا نہیں کرنی، ایسے حالات پیدا نہیں کرنے کہ یہاں پہ افراتفری پھیل جائے، انارکی پھیل جائے، میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں اپنی حکومت کی طرف سے کہ ان لاشوں کی ذمہ دار فیڈرل حکومت ہے اور Interior Ministry ہے کہ جہاں پہ آپ کو Engagement کرنی چاہیئے تھی، جہاں پہ آپ کو لوگوں کو اعتماد میں لینا چاہیئے تھا، اس ایوان کو اعتماد میں لے کر ایک جرگہ بنانا چاہیئے تھا، ان کو کہتے کہ آپ یہ نہ کریں، یہ کریں، اس کے بجائے آپ نے شدت اور Extreme position لے لی اور آج تین جانیں اس میں گنوا بیٹھے۔ سر، کہا جاتا ہے کہ آپ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بات کرتے سر، ہم کونسی گورنمنٹ کے ساتھ بات کریں؟ وہ گورنمنٹ جو ہمیں ماننے کے لئے تیار نہیں ہے، جو ہم کو State کی اکائی تسلیم نہیں کرتے، State کے اندر فیڈرل گورنمنٹ پروانشل گورنمنٹس، وہ تو ہمیں پروانشل گورنمنٹ تسلیم نہیں کرتے، ہمارے سی ایم صاحب کو انہوں نے زدوکوب کیا، ہمارے "کے پی ہاؤس" کے اندر انہوں نے توڑ پھوڑ کی، کیسے ہم بات کریں؟ بات تو ایک ماحول کے اندر ہوتی ہے، کنڈی صاحب کہتے ہیں، بار بار کہتے ہیں کہ سر، آپ ستوپی کر سوئے ہیں، کہا جاتا ہے آپ کو آئین کی سمجھ نہیں ہے، پھر کہتے ہیں آپ طعنے مارتے ہیں، بھئی! طعنے تو آپ لوگوں کی طرف سے آتے ہیں، ابھی آپ نے جو Preface پڑھا اور آپ نے کہا کہ State کا اختیار جو ہے وہ Chosen people کے پاس ہوگا، ذرا آپ اس کے اوپر روشنی ڈالیں، میرے بھائی! Who are the chosen people; the chosen people on form 47 or by the people of Pakistan? سر، بات کریں اس کے اوپر کہ آئین نے کیا بات کی ہے؟ اس کے اندر دیکھیں، ہر وقت سیاست سیاست کھیلنے کا نہیں ہوتا، بعض وقت Feel کرنے کا ہوتا ہے، اس وقت Feel کرنے کا ہے، وہاں پہ لاشیں پڑی ہیں، وہاں پہ لوگوں کے اندر کہرام مچا ہے، خدانخواستہ، آپ اپنی پارٹیوں کو ذرا سمجھائیں، فیڈرل گورنمنٹ کو سمجھائیں Above all ہم سارے پشتون اور خیبر پختونخوا کے باسی ہیں، ہمارے لئے ایشو بنے گا، لوگوں کو ہم سے توقعات ہیں اور یہاں پہ بھیجا ہے، یہ اسمبلی بنی ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس کا حل نکالیں گے۔ سر، گورنمنٹ کی طرف سے، اپوزیشن کی طرف سے جو ممبران نے بات کی کہ اس کے اندر کمیٹی بنی چاہیئے، Sir! We fully (endorse)، ہم بھرپور طریقے سے اس کو Endorse کرتے ہیں، گورنمنٹ کی طرف سے بالکل سر، اس کے اندر ایک کمیٹی بنی چاہیئے، پارلیمنٹری کمیٹی بنی چاہیئے، اس میں پارلیمنٹری لیڈرز ہوں، گورنمنٹ کی طرف سے بھی نمائندے ہوں اور سر، وہ ذرا یہ بھی پوچھیں، آئی جی صاحب سے پوچھیں، چیف سیکرٹری صاحب سے پوچھیں کہ آپ نے شیلنگ کی، یہ آپ نے اس کے بعد کیا، کس نے آپ کو آرڈر دیا، اور اس کے علاوہ جو یہ پختون جرگہ ہے، اس کے ساتھ Engagement کریں، خدانخواستہ تین لاشیں تو گر چکی ہیں مزید

لاشیں نہ گریں اور میں سمجھتا ہوں کہ فوری طور پہ کل کا انتظار کئے آج رات ان کے ساتھ Engagement کریں اور کسی Minimum agenda کے اوپر ان کو راضی کریں تاکہ مزید خون بہانے سے ہم اپنی سر زمین کو، اپنے لوگوں کو بچا سکیں۔ بہت شکریہ سر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: کیا Suggest کرتے ہیں جی؟ ابھی Suggestion پہ بات آ گئی ہے، اب مزید سپیچز نہیں لیتا جی۔ دیکھیں اب ماحول بھی Tense ہے، وہاں پہ واقعات چل رہے ہیں، کمیٹی Constitute کر لیتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اب کمیٹی پورے ہاؤس پہ Constitute کریں یا لیڈر آف دی ہاؤس کی سر براہی میں اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی پارٹیوں کے جو لیڈرز ہیں، ان پہ Constitute کریں، ہاؤس کو Engage کرنا میرا خیال ہے بہت زیادہ (بہتر) ہو جائے گا سر جی۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: یہ آپ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن دونوں کو فی الفور بلائیں اور تینوں آپ بیٹھ کر جو آپ کو بہتر لگتا ہے وہ کریں، میری تجویز یہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرا خیال ہے اس کو، یہ بات پھر کل پہ چلی جائے گی ناں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: یا فون پہ مشورہ کر لیں ان دونوں سے۔

(شور)

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: کنڈی صاحب جو کہہ رہے ہیں ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن اگر ہم ساری اسمبلی کو کمیٹی بنا دیتے ہیں تو میرے خیال میں ان کی Engagement کرنا مشکل ہو جائے گا، اب ان لوگوں کو Engage بھی کرنا پڑے گا فوراً سے پہلے، تو اس لئے اگر سارا ہاؤس ایک کمیٹی بناتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ سارے ہاؤس کا مینڈیٹ ہے ان کے پاس، تو ایک نمائندہ کمیٹی بنائیں جو پارلیمانی لیڈرز کے اوپر ہو، تمام لوگوں کا حصہ ہو اس کے اندر، وہ Engage کریں اور پچھلا جو ہے اس کے اوپر بھی بات کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کس کو لے لیں؟ ٹھیک ہے ناں لیڈر آف دی ہاؤس کی طرف سے تو Representation آ گئی ناں، تو انہوں نے تو کہہ دیا کہ بہتر یہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ لیڈر آف دی ہاؤس ہو، لیڈر آف دی اپوزیشن ہو اور پارلیمانی پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز ہوں، تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز ہوں، وہ بہتر رہے گا، احسن رہے گا۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: میں پھر دو منٹ وقفہ لے لوں، سہیل بات کر لیں، سہیل صاحب! سہیل صاحب کا مائیک On کریں جی۔

(شور)

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

بہالو خون سڑکوں پہ میرے معصوم پٹھانوں کا مگر اتنا بتادو تم
وطن جب خون مانگے گا تمہارے پاس کیا ہوگا، تمہارے پاس کیا ہوگا

جناب سپیکر! آج کا واقعہ جس میں معصوم لوگ شہید ہوئے ہیں، انتہائی دلخراش اور قابل مذمت ہے۔ بطور پاکستان تحریک انصاف کا ایک ادنیٰ ورکر، بطور عمران خان کا سپاہی ہمیں اپنی پارٹی لیڈر شپ کی طرف سے، اپنے قائد محترم جناب عمران خان کی طرف سے اور جتنے بھی ہمارے سیاسی استاد ہیں، ان کی طرف سے یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ ہم ہمیشہ آئینی، قانونی اور پر امن جدو جہد چاہے وہ جو بھی کرے، اس کی مکمل سپورٹ کرتے ہیں پاکستان کے جھنڈے تلے اور پاکستان کے آئین کے مطابق چاہے کوئی بھی سیاسی پارٹی ہو یا آرگنائزیشن ہو، اگر وہ اپنے حقوق کے لئے جدو جہد کرتے ہیں تو ہم اس کی مکمل سپورٹ کرتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے سپیکر صاحب، کہ ہم دو سال سے دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک پر جاہل مسلط ہیں جو آئین اور قانون سے بالاتر ہو کر، آئین اور قانون کو اپنے پیروں تلے روندتے ہوئے تمام فیصلے ڈنڈے کے زور پر کرنا چاہتے ہیں اور ڈنڈے کے زور پر منوانا چاہتے ہیں، آج بھی وہی ہوا۔ انہوں نے پختون کی تاریخ دیکھے بغیر، پختون کے کلچر روایات، یہاں کے Norms, values, traditions کو روندتے ہوئے اپنا زور آزمانا چاہا جس میں تین معصوم لوگوں کی جانیں گئیں اور کئی زخمی ہیں۔ جناب سپیکر! ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ سے، کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں، آپ جس طرف جارہے ہیں آپ ملک میں جو خون ریزی پھیلا رہے ہیں، آپ جس طرف جارہے ہیں، اس ملک کو تقسیم کرنے جارہے ہیں اور آج کا واقعہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے، پارلیمانی کمیٹی بالکل بننی چاہیئے لیکن جناب سپیکر! اس میں یہ ڈیمانڈ بھی ہونا چاہیئے کہ اس بے غیرتی کا جو بھی ذمہ وار ہے، یہ تین لاشوں کا جو بھی ذمہ دار ہے جن کی وجہ سے بھی یہ لاشیں گری ہیں، ان کو موت کی سزائیں ہونی چاہیئں، ان کو اس کے مطابق سزائیں دینی چاہئیں تاکہ پھر کوئی بھی اس ملک کے، اس قوم کے بچوں کو شہید نہ کرسکے، ایک بیوی کو بیوہ نہ کرسکے، ایک بچے کو یتیم نہ کرسکے۔ پاکستان بننے سے لے کر 2002 تک ہمارے اس فاٹا میں، کیونکہ ہم فاٹا سے ہیں، ہم غیرت مند قبائلی ہیں سپیکر صاحب، 1947 سے لے کر 2002 تک ہمارے ہر قبائلی کے پاس، ہاتھ میں بندوق ہوتی تھی لیکن 2002 تک فاٹا یا Merged اضلاع سب سے پر امن تھے کیونکہ وہاں پر جرگہ سسٹم اتنا مضبوط تھا قبائلی روایات کے مطابق کہ کوئی نہ ناانصافی کرسکتا تھا نہ اس طرح معصوم لوگوں کی جان لے سکتا تھا لیکن جب سے ہم نے بند کمروں کے فیصلے اس ملک پر مسلط کرنا شروع کئے ہیں، تب سے ہمارے ملک کا یہی حال ہے، بے گناہ شہید کئے جارہے ہیں، معصوم لوگوں کو مارا جارہا ہے، پاکستان کے آئین اور قانون کو پیروں تلے روندا جارہا ہے، کیوں؟ کیونکہ ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے سپیکر صاحب، یہاں پر آج مجھے بہت دکھ ہوا، بہت درد ہوا، آج کیبنٹ کی میٹنگ کے بعد مجھے پتہ چلا کہ میرے حلقے میں لوگ شہید ہوئے ہیں، اس وقت سے لے کر

اب تک میرے منہ سے بات نہیں نکل پا رہی، آپ کو پتہ ہے کہ پچھلے دو دنوں میں ہم نے اپنے پارلیمانی اجلاس کا ایجنڈا صرف یہی رکھا کیونکہ ہمیں پتہ تھا کہ یہ لوگ کیا کرنے جارہے ہیں؟ یہ بغض عمران میں، بغض عمران خان کی پارٹی میں یہاں آگ پھیلا رہے ہیں، ہماری پارٹی کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، لوگوں کے دلوں میں ہمارے لئے نفرت پیدا کرنا چاہ رہے ہیں لیکن ان چیزوں سے نہ نظریئے ختم ہوتے ہیں نہ سوچ ختم ہوتی ہے، نہ فکر ختم ہوتی ہے۔ عمران خان کا نظریہ، سوچ اور فکر لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکا ہے، کسی کا باپ بھی نہیں نکال سکتا لوگوں کے ذہن سے یہ، لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ لوگ شہید ہوئے ہیں، اس خون کے ایک ایک قطرے کا حساب کون دے گا؟ ان معصوم بچوں کو جو یتیم ہوئے ہیں، ان کو جواب کون دے گا؟ جو عورتیں بیوہ ہوئی ہیں، ان کو جواب کون دے گا؟ بس ایک فیصلہ آیا مرکز سے اور یہاں جو ہے انہوں نے Implement کرنا چاہا، لوگوں کی جانیں چلی گئیں، کب تک ہوگا، کب تک برداشت کریں گے، کب تک سہیں گے؟ ہمارا یہی کام ہے کہ وہ ماریں گے، ہم سہیں گے، وہ ماریں گے ہم برداشت کریں گے، بولیں گے نہیں، اگر بولیں گے تو غدار، برداشت کریں گے، اگر برداشت نہیں کیا تو باغی، یہی ہمارا کام ہے۔ جناب سپیکر، اس پر سخت سے سخت مؤقف آنا چاہیئے، ہر بندے کو حق ہے کہ وہ جرگہ بھی کرے، وہ جلوس بھی کرے، وہ احتجاج بھی کرے پاکستان کے جھنڈے تلے، آئین اور قانون کے مطابق پاکستانی قوم سے کسی کا باپ بھی وہ حق نہیں لے سکتا اور نہ ہم لینے دیں گے، جو بھی آئین کے مطابق، قانون کے مطابق پاکستان کے جھنڈے تلے احتجاج کرے گا، دھرنا کرے گا، جرگہ کرے گا، پاکستان تحریک انصاف اس کی مکمل حمایت کا اعلان کرے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ابھی بھی ٹائم ہے، جس طرح یہاں بولا گیا کہ یہاں ہم پارلیمانی کمیٹی بنائیں گے، اچھی بات ہے لیکن اس میں زیادہ ٹائم نہیں ہے، آج رات ان کو Engage کرنا چاہیئے ورنہ آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ پختون کی مثال سپر نگ جیسی ہے، اس کو آپ جتنا دبانے کی کوشش کریں گے یہ اچھلے گا، تو پھر کسی کی ناک لگے گی، کسی کی آنکھ ضائع ہوگی، ہم چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ افہام و تفہیم سے حل ہو، ہم چاہتے ہیں کہ مزاحمت بھی ہو لیکن پرامن ہو، ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کے حقوق بھی حل ہوں اور خون ریزی بھی نہ ہو، تو اس میں میری تمام لوگوں سے، یہاں جتنے بھی پارلیمانی کمیٹی کے ممبرز بنیں گے، ان سب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جلد از جلد اس میں کارروائی کریں، اس سے پہلے بھی جو ہے ہماری آپ کو پتہ ہے سپیکر صاحب، باقاعدہ Engagements بھی ہوئی ہیں اور میٹنگز بھی ہوئی ہیں، ان شاء اللہ و تعالیٰ اگر ہم خلوص نیت سے سیاست سے بالاتر ہو کر، پارٹیوں سے بالاتر ہو کر اس میں اپنا کردار ادا کریں گے تو اس کا حل نکلے گا ان شاء اللہ و تعالیٰ اور مزید خون ریزی سے ہم بچ پائیں گے۔ ان اشعار کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

پہ سپیرہ خزان گلونہ د سپرلی مری
پہ پردی جنگ کښې زما د قام زلمی مری
چې د ننگ میدان تہ سر پہ تلی ځی او مری
بې غیرتہ بہ څہ مړہ شی غیرتی مری

لویه خدایه! دا څنګه ځنګل څه ئې قانون دے
چې د لاسه د ګیدړو ازمری مری، ازمری مری

جناب سپیکر: جی میجر صاحب، میجر سجاد خان کا مائیک On کریں۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): جناب سپیکر، معذرت کے ساتھ ایک بے شرم بے حیا اور بے غیرت انسان نے جو 1948 میں واقعہ کیا تھا وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اور پھر فخر کے ساتھ بیان بھی کر رہا تھا، اسی طرح محسن نقوی جو ہے وزیر داخلہ، وہ ہر گھنٹے کے بعد ایک نیا بیان جاری کرتا ہے، ایک انتہائی اشتعال قسم کا کہ کوئی ان کے قریب جائے گا تو ان کو مارا جائے گا، کوئی اس کے قریب جائے گا تو یہ ہو جائے گا، تو خدارا! میں اپنے اپوزیشن کے جتنے بھی اراکین ہیں، وہ اپوزیشن لیڈر سے بات کر لیں اور ان سے رابطہ کریں کہ جو آپ کر چکے ہیں وہ تو کر چکے ہیں، مزید اشتعال پیدا نہ کریں اور یہ اگر اسی طرح بدستور لگا رہا اور اسی طرح یہ Statement دیتا رہا تو یہ حالات ایسے قابو نہیں ہوں گے، تو اس لئے میں اپوزیشن کے جتنے بھی اراکین بیٹھے ہیں چونکہ اپوزیشن لیڈر اس وقت بیٹھے نہیں ہیں اور یہ انہی کی حکومت کے بندے ہیں، تو احمد کنڈی صاحب! عدنان خان! آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ اپوزیشن لیڈر سے رابطہ کریں۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ان سے رابطہ کریں، ڈاکٹر عباد سے، وہ اپنے وزیر داخلہ کو سمجھائیں کہ ہر گھنٹے کے بعد ایک اشتعال انگیز قسم کی Statement نہ دیا کریں میڈیا پہ اور وہ اس کو بدستور جو ہے ناں اشتعال دلا رہے ہیں لوگوں کو، ایسی کیا وہ ان پہ جو ہے ناں آگ برس رہی ہے کہ ہر گھنٹے کے بعد کہ ان کے اگر کوئی قریب گیا تو ہم یہ کر دیں گے، اگر ان کی کوئی بات کرنے کے لئے گیا تو یہ کر دیں گے، یہ کیا طریقہ ہے؟ یہ تو کوئی طریقہ ہی نہیں ہے، یہ تو ایسا لگ رہا ہے جس طرح کوئی قانون نہیں، کوئی آئین نہیں، کوئی کچھ بھی نہیں، کوئی معاشرہ ہی نہیں، مزید اگر اسی طرح اشتعال انگیز قسم کی Statement وہ میڈیا پہ دیتا رہا تو یہ حالات اس نہج پہ، یا تو یہ کھلم کھلا بتا دیں کہ ہم نے اس صوبائی حکومت کے لئے ایسے حالات پیدا کرنے ہیں تاکہ ان کے لئے ایک جواز بنایا جائے، ایک بہانہ بنایا جائے اور اس کو ہم چلتا کر دیں۔ ہماری حکومتیں اور ہماری کرسیاں، ہمارے عہدے ہمیں اتنے عزیز نہیں ہیں کہ ہم اپنے لوگوں کی جان کی پرواہ کئے بغیر ہم صرف عہدوں پہ بیٹھے رہیں، تو آپ لوگوں سے بڑی عاجزانہ التماس ہے، ہم اپنے عوام کی خاطر، قوم کی خاطر یہ بات آپ لوگوں سے کرنا چاہتے ہیں کہ ان سے رابطہ کریں اور ان کو سمجھائیں کہ وہ اپنی حکومت جو ان کی وفاق میں بیٹھی ہوئی ہے، خواہ جس فارم کی بھی ہے، اس کو چھوڑیں کہ ان سے بات کریں اور اس کو منع کر دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ Suggestions دیں، بس Suggestions دیں تاکہ ہم کنڈی صاحب۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! Suggestion یہ دے رہی ہوں کہ اگر یہی بات ہم کر رہے ہیں، اگر ہمارا منسٹر نقوی صاحب اس طرح دے رہے ہیں تو وہ اس لئے دے رہے ہیں کہ ہمارا سی ایم روزانہ ادھر بیٹھ کر، اس نے کل پھر کہا کہ میں اسلام آباد پہ دھاوا کروں گا، میں اس طرح بندے لے آؤں گا، تو یہ Statement بھی

اس لئے کہ اگر آپ لوگ یہ بات اپنی بھی گورنمنٹ کو کہیں کہ حالات خراب ہو رہے ہیں، حالات خراب ہو رہے ہیں ہمارے صوبے کے، ہمارے جوان ہیں، چاہے وہ فوج کے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا یہ۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یا ہمارے جو بھی جوان ہیں اور خون ریزی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل ممبر۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب! دونوں طرف سے ماحول کو ٹھیک کیا جائے اور اس طرح جذباتی باتیں نہ کریں اور پریکٹیکل آئیں اور اپنی قوم، اپنے پختونوں کے اور سب کے بارے میں سوچیں کیونکہ آج جو یہ تین شہادتیں ہوئی ہیں، یہ کس وجہ سے ہوئی ہیں؟ انہی سپیچز کی وجہ سے ہوئی ہیں، سب لوگوں میں اشتعال آرہا ہے، اتنا وہ جا رہا ہے، اس کا ریزلٹ بہت غلط جا رہا ہے اور جہاں سے بھی آرہا ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اعجاز خان! یہ بھی چاہتے ہیں؟

جناب اعجاز محمد: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب ډیره مهربانی، مونځ مې کولو او دومره تیز مې دا مونځ اوکړو۔ د ډاکټر صاحب بیان مې اؤریدو او زما دې هاؤس ته یو مشوره ده چې نن دا کوم وزیر داخله صاحب بیان ورکړو نو زما دا مشوره ده چې سحر د ثابت هاؤس کمیټی جوړه کړی جی او چې دوئ خون او وینه توئیوی، اول دې زمونږه د دې ممبرانو توئیږی بیا دې زمونږه د پښتنو توئیږی۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: ہمایوں خان کھڑے ہیں کافی دیر سے، آپ سب کی تجویزیں لیتا ہوں۔ شفیع جان۔

جناب ہمایوں خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کنډی صاحب! کنډی صاحب! یو حل رااوباسو کنه جی، حل رااوباسو۔ سپیکر صاحب، دا خبره ډیر په ښه ماحول کښې روانه شوې ده او دا خبره Conclude کوؤ، سبا د پاره دا خبره نه پریږدو۔ مینا خان بهائی! زه وایمه چې خبره دومره شوې ده جی، بات اس طرح ہوئی ہے، Conclude ہوئی ہے، سپیکر صاحب! ایک منٹ، میرے خیال میں یہ اہم ایشو ہے بالکل، جو آگ بڑھکی ہوئی ہے، آج جتنا نقصان ہوا ہے، کل اس سے زیادہ ہو سکتا ہے اور پرسوں اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ ابھی ہم بات کو Conclude کرنا چاہتے ہیں، جو ڈسکشن ہم ادھر کرنا چاہتے ہیں، اس کو کمیٹی پر چھوڑ دیں، کمیٹی ابھی سے بنا دیں، پانچ چھ بندے اپوزیشن کے جتنے بھی، ہر ایک پارٹی کا ایک بندہ ہو اور باقی ہمارے بھی پانچ چھ بندے ہوں اور اس کو آج ہی اناؤنس کر دیں، یہ کمیٹی بیٹھ جائے، جو بھی Decision کر دے، وہی اس کا حل نکالے گی۔ اس ڈیبیٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہے، الٹا ہر ایک اپنی اپنی سیاسی دکان چمکاتا ہے، ان چیزوں پہ نہ جائیں، لاشوں پہ سیاست نہ کریں، خدا کے لئے بس اس چیز کو ختم کریں، سیاست اپنی جگہ پہ ہے مگر یہ اس طرح آگ ہے کہ بجھنی چاہیئے۔ چالیس پینتالیس

سال سے اس صوبے میں یہ لاشیں گر رہی ہیں اور یہ ہمارے پختون کا خون بہہ رہا ہے، خدا کے لئے اس چیز پہ سیاست نہ کریں، ابھی کمیٹی بنادیں، اتنا مشکل کام نہیں، کل پہ نہ چھوڑیں، ابھی بنادیں سر۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر امور حیوانات و ماہی پروری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، زما په خيال چې دا تقريرونه مونږ ختم کړو، د تقريرونو ضرورت نشته ځکه دا زمونږه صوبه دا زما يو کس زه داسې نه گورم چې په خپله صوبه باندې به نه خفه کيږي، هر سړے په اپوزيشن کښې چې کوم ناست دی او مونږه ناست يو، زمونږ مقصد دا دے چې زمونږه په صوبه باندې دې اوور بل نه شی، دا اوور که بل شو نو نه زه خلاصيږم نه سپيکر صاحب، ته خلاصيږې، نه اپوزيشن والا خلاصيږی۔ زمونږ ملک دے، ديکښې شک نشته خو دا زمونږ کور دے، دا زمونږه نغرې دے، چې دا ټهيک وی مونږه به ملک کښې سياست اوکړو، که دا ټهيک نه وی مونږه څه نه شو کولے۔ (تالیاں) دا مونږه اتفاق کوؤ،، حلف اټهاوؤ چې يره مونږه په خپل خپل ليډرانو ته سپيکر صاحب، دا چې کوم ناست دی، زمونږه يقين دے چې د اوس نه تاسو کميټی، د هر جماعت نه دوه دوه کسان واخلئ، د حکومت نه واخلئ او هغه به کارروائی هم شروع کوی او د خپلو پارټيانو سره به د مرکز سره رابطه شروع کوی چې دا تاسو څه کوئ؟ زما صوبه تباه کوئ، زما قوم تباه کوئ، ما خو داسې چرته هم په دنيا کښې يو ځائې هم نه دی ليدلی چې په خپل قوم باندې شوک ډزې کوی، په خپل قوم باندې دا زمونږه بچی دی، د حکومت مثال د مور او پلار دے، دغه خو به زمونږه ايمان کښې فرق وی چې مونږ خپلو بچو کښې او په دې بچو کښې فرق اوکړو۔ نن که دا اوور بل شو نو څومره خلق دی، دا ټول سوزو، يو هم نه پاتې کيږی، که هغه بزنس کوی، که هغه سياست کوی، که هغه ريړه چلوی، که هغه گاډے چلوی، که هغه افسر دے، هغه خلق به پاتې کيږی چې شوک دغلا پاليسی کوی او بهر کښې ئې جائيدادونه وی، بينک بيلنس هغه به لاړ شی، په قلار باندې خبره به ختمه شی۔ زمونږ خو دا کور دے، دا زمونږه هر څه دی، نو مهربانی اوکړئ سپيکر صاحب، د تقريرونو ضرورت نشته، فوراً کميټی جوړه کړه او د دې ټائم نه پرې کارروائی شروع کړه، زما دا تجويز دے، شکريه۔

جناب سپیکر: جلال خان، جلال خان کا مائیک On کریں۔

جناب جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو۔ سپیکر صاحب، یہ تو ہمارا گلہ پھٹ گیا ہے، یہ چلا چلا کر کہ بھئی! ہم لوگ آگے مصلحت سے کام کریں اور یہ بھی میں آج اس بات پہ بہت خوش ہوں کہ آج آپ لوگ ایک ٹیم ورک کے اوپر کام کر رہے ہیں (تالیاں) اور صرف یہ ایشو نہیں، آگے آنے والے Future میں

جو ایشوز آتے ہیں، ان پر مل جل کر بیٹھ کر ایک ہو کر کام کریں۔ یہ سیاست اور Political scoring اور یہ سب چلتا رہے گا لیکن میری ایک تجویز ہے سپیکر صاحب، کہ ہم لوگ ہر ایک پارٹی سے دو دو ممبرز لے کر ایک کمیٹی بنائیں اور آپ قدم بڑھائیں، ہم تمہارے ساتھ ہیں (تالیاں) اور سپیکر صاحب! اگر فاٹا سے تھوڑے ممبرز میرے خیال میں زیادہ لے لیں، یہ بہتر رہے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ایک بات کر لوں، اس کے بعد آپ۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سر۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: اچھی بات ہے سپیکر صاحب، کہ آج اپوزیشن اور گورنمنٹ ایک Page پر آ گئے ہیں اور آج احساس ہو گیا ہے میرے خیال میں سب کو کہ ہمیں اپنے صوبے کے لوگوں کے بارے میں کچھ بہتر سوچنا چاہیئے، کچھ بہتر اقدام کرنا چاہیئے، تو میری یہ تجویز ہے آپ تمام ہاؤس کے سامنے کہ ہمارے جتنے فاٹا کے اراکین ہیں، ان کو لازمی اس کمیٹی کا حصہ ہونا چاہیئے (تالیاں) کیونکہ ایک بندہ بھی ایسا نہ ہو فاٹا کا جو باہر ہو۔ اس کے علاوہ آپ ہر پارٹی سے ایک ایک لیتے ہیں یا دو دو لیتے ہیں، وہ آپ کی اپنی صوابدید ہے لیکن پورے فاٹا کو کم از کم اس میں ضرور شامل کرنا چاہیئے تاکہ Negotiation کے ٹائم، بات کرنے کے ٹائم پہ ان کے اپنے نمائندے ہمارے پاس موجود ہوں اور یہ ہم ایک جرگہ بنا کر ان کے پاس لے کر جائیں اور اس چیز کو، اس کا بہترین حل یہی ہے کہ ہم پورے فاٹا کو اس میں پہلے شامل کریں، جتنے بھی اراکین ہیں اور ساتھ میں ہر پارٹی سے آپ دو دو لے لیں، چاہے فاٹا کے اراکین کسی جماعت سے ہیں، اگر وہ تین کا ہونا پڑتا ہے یا چار ہونا پڑتا ہے تو ان سب کو شامل کیا جائے، فاٹا کا ایک رکن بھی باہر نہ ہو اس جرگے سے، یہ میری ایک تجویز ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی حمید الرحمان خان، حمید خان کا مائیک On کریں بھئی۔

<u>جناب حمید الرحمان</u>: شکریہ جناب سپیکر، چونکہ سب ایوان کے ساتھیوں نے تجویز دی ہے اور میں بھی ایک تجویز دے رہا ہوں کہ چونکہ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، صرف فاٹا کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے خیبر پختونخوا کے پختونوں کا مسئلہ ہے، آج تین لاشیں گری ہیں، کل زیادہ گریں گی تو سب Conclusion اس پر کر لیتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنا لیتے ہیں اور وہ کمیٹی آج ہی فیصلہ کر لے کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور اس میں اپوزیشن کے آٹھ بندے ہونے چاہئیں اور ہماری ٹریژری بنچز سے، تقریباً ہم بیس بندوں کی ایک کمیٹی بنائیں کیونکہ آج جو ہوا خیبر کی سرزمین پر یہ کل پھر بھی ہو سکتا ہے، ہمارا مشترکہ مسئلہ ہے اس لئے اس ساری بحث کو Conclude کرتے ہوئے میں تجویز دیتا ہوں کہ اس کمیٹی کو جلد از جلد بنائیں تاکہ کل جو لوگ آ رہے ہیں اس جرگے میں، تو وہ لوگ ہر ضلع سے آ رہے ہیں تو پھر ہمارے لئے Law and Order کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے، اس لئے میری تجویز ہے کہ اس کو جلد از جلد نمٹایا جائے اور اسی ٹائم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم اس کمیٹی کو آج ہی بنا لیتے ہیں اور پھر Conclusion پر ملتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ارباب صاحب، ارباب عثمان کا۔۔۔۔

ارباب محمد عثمان خان: سپیکر صاحب! آج جو واقعہ ہوا ہے اور لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کو جا کر ان کی تعزیت کی جائے اور ایک علامتی طور پر جو کمیٹی ہو، اگر ہماری Coordination یہاں پر جو لوگوں سے ہو رہی ہے یا Quarters سے ہو رہی ہے تو چاہیئے کہ ہم فاٹا میں ہی بیٹھ کر یا Merged districts میں ان کے ساتھ یہ Dealing کریں، It will at least کہ ان کو ایک احساس ہو گا جی، تو Physically ہمیں وہاں موجود ہونا چاہیئے اور ان کے ساتھ وہیں سے Dealing کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء، آنریبل منسٹر لاء۔

ضلع خیبر میں ناخوشگوار واقعہ پر خصوصی کمیٹی کی تشکیل

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): یہ قرارداد پیش کر لوں۔

جناب سپیکر: آپ موشن پیش کریں گے قرارداد تو نہیں ہوتی، یہ موشن پیش کریں گے۔

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر! میں موشن پیش کرتا ہوں کہ ضلع خیبر میں رونما واقعہ پر سپیشل کمیٹی تشکیل دیں اور کمیٹی ممبران کے نام اور کمیٹی کے Terms of Reference(ToR) آپ خود فائنل کریں لیکن اس میں At least جناب سپیکر، کم از کم پچیس یا چھبیس ممبرز ہوں تاکہ ہماری ٹریژری بنچز سے بھی Representation ہو اور اپوزیشن سے بھی ہو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion is moved; those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Special Committee is constituted. Ji Meena Khan Sahib.

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میری گزارش ہے کہ آپ ابھی یہ بنالیں کیونکہ پھر ان سے ملنا بھی پڑے گا، اس لئے میں چاہتا ہوں اگر آپ چاہیں تو۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں ایک تو آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ Motion unanimously pass ہوئی۔ دیکھیں Irrespective of the results of the issue کم از کم اس ہاؤس نے ایک تاریخی کام کیا، فوراً ایک ایکشن لیا، کمیٹی بنائی اور ہم دعا گو ہیں کہ ان شاء اللہ یہ کمیٹی اس آگ کو بجھائے گی بھی سہی، ان شاء اللہ مجھے پورا یقین ہے۔ میری آپ سے تجویز ہو گی، چونکہ یہ Chair جو ہے یہ جس طرح State کی اگر آپ Definition، آپ پھر کہیں گے کہ کنڈی صاحب ہر وقت آئین کی طرف چلے جاتے ہیں، Article 7 آپ نکالیں، State کی جو Definition ہے State کی، اس میں انہوں نے چار باتیں بڑی واضح کی ہوئی ہیں: ایک انہوں نے کہا ہوا ہے، ""the State" means the Federal Government, [Majlis-e-Shoora پہلے

"a Provincial پھر انہوں نے کہا ہوا ہے،(Parliament)], a Provincial Government," Assembly, and such local or other authorities in Pakistan as are by law empowered to impose any tax or cess." ریاست کی Definition یہ ہے، یہ ہاؤس جو ہے سر، یہ ریاست کا ایک اہم Pillar ہے جس طرح گورنمنٹ ہے تو یہ ہاؤس بھی ہے، میری خواہش یہ ہو گی، اس کمیٹی کو آپ اسی ایوان میں بلائیں جس میں لیڈر آف دی ہاؤس بھی ہوں اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ہوں، ہمیں پتہ ہے لیڈر آف دی ہاؤس مطلب ہے ان کی Commitments زیادہ ہوتی ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس فون اٹھائیں وہ فیڈرل سے بھی بات کریں، وہ فیڈرل کے نمائندوں سے بھی بات کریں، اگر وہ خود نہیں جا سکتے تو آپ کو دیں یا کسی کو بھی ہیڈ بنا کر فیڈرل کے پاس بھی بھیجیں اس ایشو کے لئے فوراً، اور ہم ادھر خیبر میں بھی جو وہاں پر لوگ شہید ہوئے ہیں، ادھر بھی جائیں تاکہ ہم اپنا کردار ادا کریں تاکہ تاریخ میں ہمیں خاموش نہ سمجھا جائے کہ جہاں آگ لگی ہوئی تھی اور یہ ہاؤس خاموش تھا۔ تو میں اس پر خراج تحسین بھی آپ کو پیش کرتا ہوں (تالیاں) اور میری تجویز یہ ہے جو یہاں سے Initiative لیا گیا ہے، اسی ہاؤس میں آپ فی الفور اگر ہو سکتا ہے تاکہ وہ اگر لیڈر آف دی ہاؤس Symbolically بھی آ جائیں گے، ہمیں پتہ ہے وہ مصروف ہوتے ہیں، ان کی Commitments زیادہ ہیں کیونکہ اس سے زیادہ اہم ایشو نہیں ہے۔ خیر ہے وقت کا تعین آپ کر لیں، اس کے بعد جو بھی آپ، میری تو ذاتی خواہش یہ ہے کہ آپ اس کو لیڈ کریں، فیڈرل میں بھی لیڈ کریں اور خیبر میں بھی لیڈ کریں اور ہر جگہ لیڈ کریں، ہمیں آسانی رہے گی کم از کم یہ جو اپوزیشن کے ممبران ہیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ کنڈی صاحب، لاء منسٹر کی سربراہی میں یہ کمیٹی Constitute کرتے ہیں، آپ ممبران، یہی ہم ممبران طے کریں یا میں Notify کردوں تھوڑی دیر تک، مشورے کے بعد میں Notify کردوں گا میں تھوڑی دیر تک، آپ ایک، میں دو چار چیزیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سب سے پہلے اس کمیٹی کے سامنے آئی جی کے پی، چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم یہ تو اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں۔ (تالیاں) نمبر دو، یہ جو ہم پڑ جاتے ہیں کہ فلاں، میجر صاحب! ہم سیاستدان ہیں، ایک دوسرے کے پیچھے نہ پڑا کریں، سیاستدانوں کو رات کو کوئی خواب نہیں آتا، ادارے Feed کرتے ہیں چیزیں، انفارمیشن ادارے دیتے ہیں، سیاستدان کے آگے جاتے ہیں ایک Picture رکھتے ہیں، اس Picture پر اس سے فیصلہ لیتے ہیں، یہ ساری چیزیں آپ ٹھنڈے مزاج سے سوچیں، یہ جو "کے پی" کے اندر صورتحال ہے، یہ کافی عرصے سے چل رہی ہے، وہ ہیئتیں بدلتی رہتی ہے، ان ہیئتوں کے بدلنے میں ضرور کمزوریاں ہوں گی سیاستدانوں کی مگر جو پاکستان کے فیڈریشن کے ادارے ہیں اور جو صوبائی ادارے ہیں جو ان چیزوں کے Links میں ہیں جن کے ذمہ سیکیورٹی بھی ہے، انٹیلی جنسیاں بھی ہیں، ہماری پولیس بھی ہے، ایف سی بھی ہے، ان ساروں سے، اس سے ایک چیز آگے جاتی ہے تو سیاستدان استعمال ہو جاتے ہیں، ان کو نہیں ہونا چاہیئے، ہم چیزوں کو حقائق کے ساتھ دیکھیں گے۔ کمیٹی میں

ان شاء اللہ Within twenty minutes notify کرتا ہوں جی، اس کے Terms of Reference (ToR) بھی Notify کرتا ہوں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ کل گیارہ بجے اسی اسمبلی میں یہ کمیٹی جو ہے ناں اپنا وہ کرے گی، پہلا اجلاس کرے گی کانفرنس روم میں اور آئی جی (کے پی)، چیف سیکرٹری اور اے سی ایس ہوم، سب سے پہلے وہ تینوں اپنی پوزیشن یہاں کلیئر کریں گے اور اے جی (ایڈوکیٹ جنرل) خیبر پختونخوا کو بھی میں یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ وہ موقع پر موجود ہوں، وہ Part ہو گا جو Define کریں اس کمیٹی کے سامنے کہ وفاق کے کیا اختیارات ہیں، کس اختیارات کے تحت، کس قانون کے تحت یہ آرڈر دیا گیا اور صوبہ کہاں پر کھڑا ہے اور صوبے کے کیا اختیارات ہیں، وہ اس کو کیسے Play کریں گے ؟ تو اس کے بعد کمیٹی فیصلہ کرے۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm, Thursday, 10th October, 2024.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 10 اکتوبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)